عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۷ روپے

جلد: ۲۱ | ۱۴ تا ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۶ ستمبر ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۱۷

اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم کی صفات

مرزا قادیانی اور منشیات

یوسف کذاب گستاخِ رسول کا آخری انجام

کسبِ معاش کی فضیلت
قرآن و حدیث کی روشنی میں

ہفت روزہ ختمِ نبوت کا کارڈ منسوخ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

قادیانی اپنے کو ''احمدی'' کہہ کر فریب دیتے ہیں:

س:...... آپ کے موقر جریدہ کی ایک اشاعت میں یہ پڑھ کر بہت تعجب ہوا کہ جہاں قادیانی حضرات کے مذہب کا شناختی کارڈ فارم میں اندراج ہوتا ہے وہاں شناختی کارڈ میں ان کے مذہب کا کوئی اندراج نہیں ہوتا۔ یہ ایک ایسی فروگزاشت ہے جس سے شناختی کارڈ فارم میں مذہب کے اندراج کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ یہاں میں یہ گزارش کروں گا کہ قادیانیوں کے لئے لفظ ''احمدی'' کا اندراج کسی طور جائز نہیں۔ یہ غلطی اکثر سرکاری اعلانات میں بھی سرزد ہوتی ہے اور میڈیا بھی اس غلطی میں مبتلا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ بہت سے حضرات اب تک اس بات سے واقف نہیں کہ قادیانیوں نے لفظ ''احمدی'' اپنے لئے کیوں اختیار کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو الفاظ ''اسمہ احمد'' آئے ہیں وہ در اصل مرزا غلام احمد قادیانی کی مراجعت کی پیش گوئی ہے حالانکہ چودہ سو سال سے پوری امت مسلمہ کا یہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ لفظ ''احمد'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آیا ہے اور آپ کا نام احمد مجتبیٰ بھی تھا اور شاید مرزا غلام احمد کے والدین کا بھی یہی اعتقاد ہو جنہوں نے مرزا قادیانی کا نام ''غلام احمد'' رکھا تھا۔ اسی طرح انجیل میں لفظ ''فارقلیط'' علمائے اسلام کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آمد کی طرف اشارہ ہے کیونکہ فارقلیط معرب ہے یونانی لفظ پیری کلی ٹاس کا جو بذاتِ خود ترجمہ ہے عبرانی زبان میں ''احمد'' کا جس زبان میں کہ پہلے انجیل لکھی گئی تھی اسے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ورود مسعود کی پیش گوئی شمار کیا جاتا رہا ہے لیکن قادیانی حضرات اسے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی آمد کی پیش گوئی شمار کرتے ہیں۔ اس لئے ''قادیانی'' کے بجائے لفظ ''احمدی'' کا استعمال قادیانی حضرات کے موقف اور ان کے پروپیگنڈا کو تقویت دینے کے مترادف ہے۔ اس سلسلے میں میرا ادنیٰ مشورہ یہ ہے کہ اس جماعت کے لئے لفظ قادیانی ہی استعمال کرنا مناسب ہے۔

ج:...... آپ کی رائے صحیح ہے۔ قادیانیوں کا ''اسمہ احمد'' کی آیت کو مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرنا ایک مستقل کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ ۹۶ میں لکھتا ہے:

''یہی وہ بات ہے جو میں نے اس سے پہلے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں لکھی تھی یعنی یہ کہ میں اس ''احمد'' میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہوں۔''

(روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۲۵۴)

کیا قادیانیوں کو قومی اسمبلی نے جبراً غیر مسلم بنایا ہے؟

س:...... ''لا اکراہ فی الدین'' یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔ نہ تو آپ جبراً کسی کو مسلمان بنا سکتے ہیں اور نہ ہی جبراً کسی مسلمان کو آپ غیر مسلم بنا سکتے ہیں۔ اگر یہ مطلب ٹھیک ہے تو پھر آپ نے ہم (جماعت احمدیہ) کو کیوں جبراً قومی اسمبلی اور حکومت کے ذریعہ غیر مسلم کہلوایا؟

ج:...... آیت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو جبراً مسلمان نہیں بنایا جا سکتا' یہ مطلب نہیں کہ جو شخص اپنے غلط عقائد کی وجہ سے مسلمان نہ رہا اس کو غیر مسلم بھی نہیں کہا جا سکتا' دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ آپ کی جماعت کو قومی اسمبلی نے غیر مسلم نہیں بنایا۔ غیر مسلم تو آپ اپنے عقائد کی وجہ سے خود ہی ہوئے ہیں۔ البتہ مسلمانوں نے غیر مسلم کو غیر مسلم کہنے کا ''جرم'' ضرور کیا ہے۔

قرآن کریم میں ''احمد'' کا مصداق کون ہے؟

س:...... قرآن پاک میں اٹھائیسویں پارے میں سورۂ صف میں موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا' اس سے کون مراد ہے؟ کیونکہ قادیانی حضرات اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں۔

ج:...... اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں' میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔'' (مشکوٰۃ ص ۵۱۵) قادیانی چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے اس لئے وہ اس کو بھی نہیں مانیں گے۔

قادیانیوں سے رشتہ کرنا یا ان کی دعوت کھانا جائز نہیں:

س:...... قادیانیوں کی دعوت کھا لینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ نیز ایسے انسان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو سکتی ہے یا نہیں؟

ج:...... اگر کوئی قادیانی کو کافر سمجھ کر اس کی دعوت کھاتا ہے تو گناہ بھی ہے اور بے غیرتی بھی' مگر کفر نہیں۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی رکھے' اس کو سوچنا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائے گا؟

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱ | ۱۲ تا ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۶ ستمبر ۲۰۰۲ء | شمارہ:۱۷

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ 4
اللہ کی پسندیدہ قوم کی صفات 6
(مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی)
تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کہانی 10
مولانا تاج محمودؒ کی زبانی (آخری قسط)
مرزا قادیانی اور غشیات 15
(پروفیسر محمد الیاس برنی)
کسب معاش کی فضیلت 19
قرآن وحدیث کی روشنی میں
(مولانا سید عبدالحئی الحسنی)
یوسف کذاب گستاخ رسول کا آخری انجام 22
(قاری عبدالوحید قاسمی)
اخبار ختم نبوت 25

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا :۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ :۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت،
مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک :۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲_۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

۷/ستمبر عقیدۂ ختم نبوت سے وابستگی کے عہد کے ساتھ منایا گیا

ملک بھر میں ۶ اور ۷/ستمبر روایتی مذہبی جوش وخروش اور عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ وابستگی کے عہد کے ساتھ منایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر مذہبی جماعتوں نے ملک بھر کی مساجد کے ائمہ کرام اور خطباء عظام سے اپیل کی تھی کہ وہ ۶/ستمبر کو جمعہ کے خطبات میں عوام الناس کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وعظمت بیان کر کے ۷/ستمبر کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالیں۔ اس موقع پر مسلمانان پاکستان سے بھی اپیل کی گئی تھی کہ وہ اس بات کا عہد کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وہ آئین اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہر ممکن جدوجہد کریں گے نئی نسل کے ایمان کی حفاظت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطابق ان کی تربیت کرنے کے سلسلے میں اپنا مذہبی فریضہ ادا کریں گے اور مسلمانوں کو قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں سے بچانے کی بھرپور کوشش جاری رکھیں گے۔ علمائے کرام اور مشائخ عظام کی اس اپیل پر لبیک کہتے ہوئے جمعہ ۶/ستمبر کو علمائے کرام نے اپنے خطبات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے عقائد اور ان کی ریشہ دوانیوں سے عوام الناس کو آگاہ کیا جبکہ ہفتہ ۷/ستمبر کو ملک کے مختلف شہروں لاہور، پشاور، کراچی، اسلام آباد، چیچہ وطنی، بہاولپور، چنیوٹ وغیرہ میں اس حوالے سے ختم نبوت کانفرنسوں اور پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ ان کانفرنسوں اور پروگراموں سے خطاب کرتے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ دنیا بھر میں کفریہ طاقتیں عموماً اور قادیانی گروہ خصوصاً مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دین سے برگشتہ کرنے میں مصروف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت مسلمانوں کا وہ ہتھیار ہے جس کی بنا پر مسلمان ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اسی جذبہ کو ختم کرنے کے لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے مدعیان نبوت نے نبوت کے جھوٹے دعویٰ کے ذریعہ مسلمانوں کا رشتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایک سو آیات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سو سے زائد احادیث نبویہ میں مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کا احساس دلایا ہے اور مسلمانوں کو اس عقیدہ کے تحفظ کی تلقین کی گئی ہے اور انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ کسی بھی جھوٹے مدعی نبوت کے جال میں پھنس کر جہنم کے گڑھے میں نہ جا گریں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس کا مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنا ہے۔ قادیانیوں نے عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی ماننا شروع کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی اُمت محمدیہ سے الگ ٹھہرے۔ مسلمانوں کا قادیانیوں سے اختلاف مسلکی یا گروہی اختلاف نہیں بلکہ یہ کفر اور اسلام کا اختلاف ہے۔ ۷/ستمبر کا دن ہمیں ان دس ہزار شہدائے ختم نبوت کے مقدس لہو کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، ناموس رسالت کی سربلندی اور قادیانیوں کی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے شہادت تو قبول کر لی لیکن اس مقدس مشن کو ترک نہیں کیا۔ آج ہم قادیانیوں کو ایک مرتبہ پھر دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کی صف میں شامل ہو جائیں اور دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل کریں۔ مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام مسلکی وگروہی اختلافات سے بالاتر ہو کر متحد ہو کر جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی اور تبلیغی سرگرمیاں باعث تشویش ہیں۔ حکومت کو ان سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنانا اور لاقانونیت سے روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ علمائے کرام نے جس طرح قادیانیوں کے خلاف ایک صدی پر محیط جدوجہد جاری رکھی ہے اسی طرح وہ آئندہ بھی ان کے خلاف آئین اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے پرامن جدوجہد جاری رکھتے ہوئے انہیں ان کے منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ قادیانی عقائد کی بنیاد اسلام سے مخالفت پر رکھی گئی ہے۔ موجودہ دور میں قادیانی زن زر زمین اور بیرون ملک شہریت دلانے کا لالچ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے قادیانیوں کو بطور ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے۔ ملک میں انڈر گراؤنڈ سرگرمیوں کے ذریعہ قادیانیت کو فروغ دینے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ قادیانیوں کو نوازنے اور مسلم اکثریت کا استحصال کرنے کی پالیسی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ قادیانی مذہب کی آڑ میں سیاسی عزائم کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ علمائے کرام پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کا ایمان بچانے اور قادیانیت کے سدباب کے لئے میدان عمل میں نکلیں اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہ کریں۔ قادیانیوں نے پاکستان کے وجود کو اب تک دل سے تسلیم نہیں کیا ہے بلکہ اندرون خانہ وہ ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ مسلمان نوجوانوں کو مختلف قسم کے لالچ دے کر اور

رفاہی کاموں کی آڑ میں قادیانی بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ بیرون ملک قادیانیت کو حقیقی اسلام بنا کر پیش کرنے کی سازشیں ہورہی ہیں۔ دہشت گردی کی آڑ میں اسلام کو دبانے اور قادیانیت کو فروغ دینے کی کوشش ہورہی ہے۔ اس صورتحال میں علمائے کرام کو ہر صورت میں قادیانی فتنہ کے خلاف کھڑے ہونا ہوگا اور مساجد مدارس اور دیگر پلیٹ فارموں کے ذریعہ انہیں قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں سے عوام کو ہوشیار کرنا پڑے گا۔ قادیانیت امت مسلمہ کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسلمانوں کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ اسلام کے فروغ اور قادیانیت کے سدباب کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ مختلف مذہبی تنظیموں نے اس دن کی اہمیت کے حوالے سے اسے یوم تحفظ ختم نبوت کی حیثیت سے منانے کا اعلان کیا اور ملک کے چاروں صوبوں کے تمام بڑے شہروں میں سیمینار مذاکرے اور تقریری مقابلے منعقد کئے۔ بعض مقامات پر ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں کے خلاف پُرامن احتجاجی جلوس بھی نکالے گئے جن کی قیادت مقامی علمائے کرام نے کی۔ اس موقع پر علمائے کرام نے کہا کہ جب سے قادیانی جماعت کو اقلیت قرار دیا گیا ہے اس دن سے قادیانیوں نے ملک دشمن عناصر کے ساتھ مل کر ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنی شروع کردی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حساس عہدوں پر متعین قادیانیوں کو فوراً ان عہدوں سے ہٹایا جائے۔ ایک ارب بیس کروڑ کے لگ بھگ مسلمانوں کی کرۂ ارض پر موجودگی اسلام کی حقانیت اور قادیانیت کے باطل مذہب ہونے کی واضح دلیل ہے۔

مسلمان عام انتخابات میں قادیانی امیدواروں کو ووٹ نہ دیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی شیخ طریقت حضرت سید نفیس شاہ مدظلہ العالی اور دیگر علمائے کرام نے ملک بھر کی مسلم عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اکتوبر میں منعقد ہونے والے عام انتخابات میں قادیانی امیدواروں یا قادیانیت نواز امیدواروں کو ہرگز ووٹ نہ دیں۔ مسلمانوں کے ووٹوں کے حصول کا حق صرف مسلم امیدواروں کو ہے۔ قادیانی اسلام کے غدار ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے ووٹ حاصل نہیں کرسکتے۔ اس سلسلے میں تمام مسلمان اپنے حلقوں میں مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ انتخابات میں کسی قادیانی یا قادیانی نواز کو کسی صورت ووٹ نہ دیں۔

قادیانی ووٹروں کے ناموں کے اخراج کا اختیار پریذائیڈنگ افسر کو دیا جائے

۱۷/ جون ۲۰۰۲ء کو جاری ہونیوالے صدارتی آرڈی نینس کے آرڈر نمبر ۱۵ کے تحت قادیانی ووٹروں کے نام مسلم ووٹر لسٹوں سے خارج کرکے غیر مسلم فہرستوں میں درج کرنے کا حکم جاری کیا گیا تھا کیونکہ قادیانی تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت خود کو تحریراً یا تقریراً مسلمان ظاہر نہیں کرسکتے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانی کو تین سال قید بامشقت اور جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ مذکورہ صدارتی آرڈی نینس پر عملدرآمد کے حوالے سے بعض علاقوں میں قادیانی ووٹروں کے ناموں کو مسلم ووٹر لسٹوں سے خارج بھی کیا گیا لیکن تاحال ملک بھر میں بیشتر قادیانیوں کے نام ابھی تک مسلم ووٹر لسٹوں میں شامل ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت کو چاہئے کہ وہ پریذائیڈنگ افسر کو یہ اختیار دے کہ وہ پولنگ کے موقع پر دو معتبر افراد کی گواہی پر قادیانیوں کو مسلم فہرستوں میں ناموں کے اندراج کی بنیاد پر ووٹ ڈالنے کی اجازت اس وقت تک نہ دے جب تک اس سے عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے پر دستخط نہ کروالے اور اگر وہ قادیانی اس حلف نامے کو پُر کرنے سے انکار کردے تو اس کا نام اسی وقت مسلم فہرستوں سے خارج کرکے غیر مسلموں کی فہرست میں درج کردے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت اس جائز مطالبہ کو پورا کرے گی۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کرام کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کردیئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ و ڈاک خرچ رسالہ کی قیمت میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون : ۳۵۰ روپے ہے' آئندہ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ : اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور فرمائیں۔ شکریہ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم کی صفات

مولانا عزیز الرحمن رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم پیدا کردے گا جس سے اس کو (یعنی اللہ تعالیٰ کو) محبت ہوگی اور ان کو اس سے (یعنی اللہ تعالیٰ سے) محبت ہوگی' مہربان ہوں گے وہ مسلمانوں پر اور تیز ہوں گے کافروں پر' جہاد کرتے ہوں گے اللہ کی راہ میں' اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے' یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے' جس کو چاہیں عطا فرمائیں' اور اللہ تعالیٰ بڑے وسعت والے ہیں' بڑے علم والے ہیں۔''

(ترجمہ حضرت تھانوی)

اس آیت کے ذیل میں مفسرین کرام جو واقعات بیان فرماتے ہیں' ذیل میں وہ اختصار کے ساتھ بیان کئے جارہے ہیں:

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعض قومیں اسلام سے پھر کر مرتد ہوجائیں گی' اس لئے حق تعالیٰ نے پہلے ہی سے یہ خبر دے دی کہ اس وقت خدا تعالیٰ ایسی قوم کو لائے گا جو مرتدین کا قلع قمع کرے گی' اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہوگا اور وہ قوم اللہ سے محبت رکھے گی۔ عرب کے گیارہ قبائل مرتد ہوگئے تھے جن میں سے تین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں مرتد ہوئے تھے' یہ تینوں قبائل اپنی اپنی قوم کے ایک فرد کی جھوٹی نبوت کو تسلیم کرکے اسلام سے پھر گئے تھے۔

بنو مدلج نے اپنی قوم کے ایک جادوگر اسود عنسی (جس کا لقب ذوالخمار تھا) کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور اس کی جھوٹی نبوت کو تسلیم کرکے اسلام سے برگشتگی کا اعلان کیا۔

اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کرکے یمن کے علاقے کو مسلمانوں سے خالی کراکر وہاں اپنی حکومت قائم کی' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے عمال کو وہاں سے نکال دیا' خاتم الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سرکوبی کے لئے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو لکھا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس زمانے میں یمن کے گورنر تھے' حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ (جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے) کے ہاتھوں اسود عنسی کذاب اپنی گردن تڑواکر اپنے انجام بد کو پہنچا۔ خاتم الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے اس عظیم الشان کارنامے کی اطلاع جبرئیل امین نے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ خوشخبری سن کر مسلمان بہت خوش ہوئے۔

دوسرا قبیلہ بنو حنیفہ تھا جو مسیلمہ کذاب کی نبوت کو تسلیم کرتا تھا' اس کے خلاف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا اور مسیلمہ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

طلیحہ اسدی کے خلاف بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی امارت میں جہاد ہوا' اس جنگ میں طلیحہ اور اس کے لشکر کو ہزیمت اٹھانی پڑی' طلیحہ نے بھاگ کر شام میں پناہ لی' بعد میں تائب ہوکر اسلام قبول کیا اور مسلمانوں کے ساتھ جنگوں میں بھی شرکت کی اور کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

ختم نبوۃ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی کچھ قبائل مرتد ہوئے'بعض نے کلمہ وغیرہ تو برقرار رکھا لیکن زکوۃ دینے سے انکار کیا' یہ کل سات قبائل تھے'ان تمام قبائل کے خلاف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جہاد کا اعلان فرمایا اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نرمی کی درخواست کے باوجود ان قبائل کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی۔ مولانا ادریس کاندھلوئی فرماتے ہیں:

''خلاصہ کلام یہ کہ جب یہ فتنہ ارتداد پیش آیا تو حق تعالیٰ شانہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قلب میں ان مرتدین سے جہاد وقتال کا داعیہ پیدا فرمایا' بعض صحابہ اس بارہ میں متردد تھے' حتیٰ کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نرمی کی درخواست کی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا:''کیا تو زمانہ جاہلیت میں سختی کرنے والا تھا اور اب اسلام میں نرمی کرنے والا بن گیا؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا منشا یہ تھا کہ یہ وقت اسلام کی کمزوری کا ہے اور یہ وقت اسلام پر نہایت نازک ہے' لہذا کچھ نرمی سے کام لینا چاہئے مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو وہ استقامت تھے' ان کے ارادت میں کوئی تزلزل نہ آیا اور انہوں نے منکرین زکوۃ سے جہاد وقتال کا مستحکم ارادہ اور عزم مصمم فرمالیا' مانعین زکوۃ سے جہاد وقتال میں ابتدا بہت سے صحابہ کرام کو تردد رہا کہ یہ اہل قبلہ ہیں مگر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار اٹھائی اور تنہا چلنے کے لئے کھڑے ہوگئے اور یہ فرمایا:''کیا یہ ہوسکتا ہے کہ دین پر کوئی زوال اور نقصان آئے اور میں زندہ رہوں؟'' تو صحابہ نے آپ کو جانے سے روکا اور کہا کہ آپ بیٹھئے ہم جاتے ہیں' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ابتدا میں اس لڑائی کو پسند نہیں کرتے تھے' مگر آخر میں جب اس کا انجام ہم پر منکشف ہوا تو ہم ابوبکر کے شکرگزار ہوئے کہ اسلام کو بڑے فتنے سے بچالیا' اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس کارنامے یعنی قتال مرتدین کا ذکر کرکے فرمایا کرتے تھے کہ اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میری تمام عمر کی عبادت لے لیں اور مجھے صرف اپنی ایک رات اور اپنا ایک دن دے دیں تو میں راضی ہوں' رات سے غار ثور کی رات مراد ہے' اور دن سے فتنہ ارتداد کا دن مراد ہے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ فتنہ ارتداد میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہ کام کیا جو پیغمبروں کا تھا (یعنی ان کے اس کام کو پیغمبرانہ کام سے مناسبت تھی)۔''

(معارف القرآن ج۲ص۵۲۹)

گویا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بزبان حال یہ فرمارہے تھے:

گرہوساری خدائی میرے مخالف تو کیا ڈر ہے
کافی ہے اگر اک خدا میرے لئے ہے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

(مولانا محمد علی جوہرؒ)

آیت مذکورہ بالا میں رب کائنات نے اپنی پسندیدہ قوم کی چھ صفات بیان فرمائی ہیں:

(۱) اللہ کی محبوب ہوگی۔
(۲) اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والی ہوگی۔
(۳) مومنین کے لئے بہت نرم ہوگی۔
(۴) کفار کے لئے بہت سخت ہوگی۔
(۵) جہاد فی سبیل اللہ کرے گی۔
(۶) ان کو ملامت کرنے والوں کی ملامت کا خوف نہیں ہوگا۔

سب سے پہلے تو اللہ رب العزت نے اپنی بے نیازی ذکر فرمائی ہے کہ اگر تم لوگ دین سے پھر جاؤ یا دین کے کام کو چھوڑ دو' تو کیا اس سے اللہ کے دین میں یا اس کی خدائی میں کوئی کمی آجائے گی؟ ہرگز نہیں! یا اگر تم لوگ دین کے کام کو ترک کردو تو کیا دنیا سے اللہ کا نام مٹ جائے گا؟ یقیناً نہیں! سارا عالم مل کر اس بات پر مجتمع ہوجائے کہ وہ دین کا کام نہیں کرے گا تو اللہ کا کیا

نقصان؟ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کے لئے تمہارا اور ہمارا محتاج تو ہے نہیں، وہ قادر مطلق ہے، جب چاہے، جس سے چاہے کام لے لے، پانی سے کام لے کر دشمن کو اس میں غرق کر دے، ہوا سے کام لے تو دشمن لمحوں میں فنا ہو جائے، چاہے تو آسمان سے پتھر برسا کر دشمن کو نیست و نابود کر دے، سرخ آندھی کے ذریعے دشمن کو مٹا دے، آسمان سے آگ برسا کر انہیں ہلاک کر دے، وہ چاہتا ہے تو بڑے طاقتور لشکر کو معمولی پرندے ابابیل سے ختم کروا دیتا ہے، وہ اپنے دشمن کا غرور وتکبر مٹانے پر آتا ہے تو مچھر جیسی معمولی مخلوق کے ذریعے سے اسے ہلاک فرما دیتا ہے، وہ سزا دینے پر آتا ہے تو قوم سبا کو چوہوں کو بند پر مسلط کر کے غرق کر دیتا ہے اور جنت نظیر علاقے کو کھنڈر بنا دیتا ہے۔

حاصل یہ کہ اولاً تو اللہ رب العزت اپنی بے نیازی کا ذکر فرما رہے ہیں اور اس آیت کے آخر میں اس بات کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ یہ کام جو بھی کرے گا، اور اس دین متین کی حفاظت میں جو بھی استعمال ہوگا اس پر اللہ کا خاص فضل ہوگا، استعمال ہونے والے کا نہ کوئی کمال ہوگا اور نہ اس کا دین پر یا اللہ پر کوئی احسان ہوگا۔

جیسے کہ پہلے عرض کیا گیا کہ اللہ رب العزت ایک بے نیاز ذات ہے، دین پر چلنا اور نہ چلنا اس کے ملک میں کمی اور زیادتی نہیں کرتا، مسلم شریف میں ایک طویل حدیث قدسی منقول ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب کائنات کا یہ جملہ ارشاد فرما رہے ہیں: "لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم مازاد فی ملکی شیئا یا عبادی: لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم مانقص ذلک من ملکی شیئا۔" ترمذی شریف میں "اولکم وآخرکم" کے بعد "حیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم" کا اضافہ ہے۔

نیز یہ بھی ارشاد مبارک ہے کہ: مانقص ذلک من ملکی جناح بعوضۃ یعنی مچھر کے پر جتنا بھی میری ملکیت اور بادشاہت میں نقصان نہیں ہوگا، اس حدیث قدسی میں واضح طور پر رب کائنات یہ اعلان فرما رہے ہیں کہ:

"تمام انس وجن، تمام اولین و آخرین، تمام مردے اور زندہ، تمام خشک وتر (یعنی خشکی اور بحری مخلوق) مل کر میری عبادت کریں اور نافرمانی ترک کریں تو میری خدائی میں کیا اضافہ ہوگا؟ ایک مچھر کے پر جتنا اضافہ نہیں کریں گے، اور نہ تمام لوگ مل کر میری نافرمانی کر کے اس میں کمی کر سکتے ہو۔"

اس تمہید سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دین پر چلنا، دین کے لئے محنت اور فکر کرنا، ہماری اپنی ضرورت ہے، نہ کہ اللہ کی، نہ اللہ ہمارا محتاج ہے اور نہ اس کا دین ہماری محنت اور کوشش کا طلب گار ہے، ہم دین پر چلیں گے، اللہ کے احکامات کی پیروی کریں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بجا لائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کے مستحق قرار پائیں گے، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی آخرت کو سنواریں گے اور خدانخواستہ اللہ اور رسول کی نافرمانی میں زندگی گزاری اور اس کے دین کی فکر نہیں کی تو ذلت و خواری ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مقدر بن جائے گی۔ (اعاذنا اللہ منہ)

اب ہم اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم کی ان صفات کی طرف آتے ہیں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہیں، سب سے پہلے رب تعالیٰ نے یہ صفت بیان فرمائی: "یحبہم" یعنی اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا، سبحان اللہ! جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائیں۔

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اذا احب اللہ العبد نادی جبرئیل الخ" یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرئیل امین علیہ السلام کو بلا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) فلاں سے محبت کرتا ہوں، پس تم بھی اس سے محبت کرو، پس اس حکم خداوندی کے بعد جبرئیل امین علیہ السلام بھی اس سے محبت فرمانے لگتے ہیں، پھر جبرئیل امین علیہ السلام اہل آسمان (یعنی ملائکہ) میں اعلان اور منادی کرتے ہیں کہ فلاں سے اللہ محبت فرماتے ہیں، اے آسمان والو!

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

تم بھی اس سے محبت کرو' پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں' (اور جب اللہ رب العزت جبرئیل امین علیہ السلام اور اہل آسمان اس بندے سے محبت کرتے ہیں تو) یوضع لہ القبول فی الارض یعنی زمین میں اس کے لئے قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (باب ذکر الملائکہ' بخاری شریف)

یہ اللہ کی محبوبیت انسان کو کیسے حاصل ہو؟ اس کا جواب بھی ہمیں قرآن کریم ہی سے ملے گا' سورۂ مریم میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے' رحمٰن ان کے لئے عنقریب محبت بنائے گا۔ (یعنی ان کو محبوبیت عطا فرمائے گا)۔''

اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم کی صفات میں سے آیت مذکورہ میں دوسرا نمبر ہے: "یحبونہ" یعنی وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے' یعنی ان کے دل میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت ہوگی' اور اس محبت کے حصول کے لئے اللہ رب العزت نے سورۂ آل عمران میں ارشاد فرمایا ہے: "قل ان کنتم تحبون اللہ الآیۃ" یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے (بننا چاہتے) ہو تو میری (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) اطاعت اور فرمانبرداری کرو' اور جب تم میرے احکامات پر عمل کروگے تو تم تو یقیناً اللہ سے محبت کرنے والے ہوگے ہی' اللہ رب العزت بھی تم سے محبت کرے گا' اور جب اللہ تم سے محبت کریں گے تو سب سے پہلا انعام تمہیں اپنی طرف سے مغفرت کے پروانے کی شکل میں عطا فرمائیں گے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر ''معارف القرآن'' میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائیں اس کو چاہئے کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا محور بنالے اور زندگی کے ہر شعبے اور ہر کام میں سنت کے اتباع کا التزام بھی کرے' تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سے محبت فرمائیں گے' اور اسی آیت سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کفر وارتداد کا مقابلہ وہی جماعت کرسکے گی جو متبع سنت ہو' نہ احکام شرعیہ کی تکمیل میں کوتاہی کرے اور نہ اپنی طرف سے خلاف سنت اعمال اور بدعات کو جاری کرے۔''

(معارف القرآن ج۳ ص۱۷۳)

خلاصہ یہ کہ رب تعالیٰ کی محبت میں اللہ کی پسندیدہ قوم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مکمل طور پر فرمانبردار اور مطیع ہوگی اور دین میں کسی قسم کی بدعات اور خرافات کو برداشت نہیں کرے گی' نہ اپنی طرف سے دین میں کمی بیشی کرے گی اور نہ کسی غیر قوم کو اس کی اجازت دے گی' اور "ادخلوا فی السلم کافۃ" یعنی دین میں پورے پورے داخل ہوجاؤ' کا مکمل نمونہ ہوگی' اور جب وہ اللہ سے محبت رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کو بھی ان سے محبت ہوگی تو یقیناً حدیث مبارکہ کی رو سے "یوضع لہ القبول فی الارض" یعنی زمین میں مقبولیت بھی انہیں حاصل ہوگی' اللہ تعالیٰ ان کے قول وفعل اور ان کے عمل کو بطور نمونہ اور مثال پیش فرمائیں گے' اقوام عالم ان کی نقل پر فخر محسوس کریں گی' لوگ ان کے چلنے پھرنے' اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کے انداز کو اپنائیں گے' ان کی باتوں پر عمل کریں گے' ان کے کہے ہوئے کو اپنائیں گے' ان کے انداز واطوار کو اپنا کر اپنی آخرت کو سنواریں گے اور اپنے دین ودنیا میں ان کے مشوروں پر عمل کرنا ضروری سمجھیں گے' ان کے اشارہ ابرو پر اپنی جان و مال اور اولاد کو قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے' جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد والوں کے ساتھ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدے کو سچا کرکے دکھایا' قیامت تک جو بھی اللہ کا محبوب اور محب ہوگا اس کے ساتھ بھی رب تعالیٰ کے وعدے کے مصداق ایسا ہی ہوگا' جس طرح سے قرآن قیامت تک کے لئے ہے' اسی طرح سے اللہ کا ہر ہر فرمان قیامت تک کے لئے ہے' اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے "لایخلف اللہ وعدہ" یعنی وہ اپنے وعدے کی مخالفت نہیں کرتا۔

(جاری ہے)

گزشتہ سے پیوستہ

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کہانی

مولانا تاج محمودؒ کی زبانی

مجلس عمل کی قادیانیوں کے خلاف بائیکاٹ کی تحریک نے مرزائیت کی کمر توڑ دی۔ ان پر بوکھلاہٹ طاری ہوگئی' کئی مرزائی مسلمان ہوئے' اخبارات میں مرزائیت سے لاتعلقی کا اعلان کیا۔ بعض جگہ کچھ مسلمان' مرزائیوں کی فائرنگ سے شہید ہوئے۔ مرزائیوں کی ان اشتعال انگیز حرکتوں کا ردعمل مرزائیوں کے احتساب کے لئے مزید سخت ہوتا گیا۔

تحریک جاری رہی۔ ملک بھر کے تمام مکاتب فکر نے اپنی ہمت وتوفیق کے مطابق تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ سعودی عرب کی بعض اہم شخصیات نے حکومت کو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مشورہ دیا۔ مصر کے جامعہ ازہر کے شیوخ نے مرزائیوں کے بائیکاٹ کو واجب قرار دیدیا۔ اس سے رائے عامہ مزید پختہ ہوگئی اور تحریک کو بے حد فائدہ پہنچا۔

بھٹو حکومت کا بھی تحریک کے بارے میں مناسب رویہ تھا' اکا دکا واقعات کے علاوہ کہیں تحریک نے خطرناک شکل اختیار نہ کی' پرامن جدوجہد کو مرزائی تشدد کی راہ پر ڈالنے میں ناکام رہے' البتہ حکومت نے فوری مطالبہ ماننے کے بجائے طویل المیعاد اسکیم تیار کی' اس سے وہ عوام کے حوصلہ کا امتحان یا اپنی گلوخلاصی کی شکل نکالنا چاہتی تھی' بعض جگہ گرفتاریاں' بعض جگہ لاٹھی چارج و اشک آور گیس استعمال ہوئی' لیکن مجموعی طور پر حالات کنٹرول میں رہے' حکومت نے اندازہ لگالیا کہ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

مولانا مفتی محمود نے قومی اسمبلی میں ''ملت اسلامیہ کا موقف'' نامی کتاب پڑھی اور تمام ارکان اسمبلی میں اسے تقسیم کیا گیا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے اپنی طرف سے لاہوری مرزائیوں کے جواب میں مواد جمع کرکے شائع کردیا اور قومی اسمبلی میں اسے پڑھا' اللہ رب العزت کا فضل ہے کہ ان ساری کوششوں کے بڑے خوشگوار اثرات مرتب ہوئے۔

ممبران قومی اسمبلی پر پہلے رواداری کا بھوت سوار تھا۔ مرزا ناصر نے جب جرح کے دوران یہ تسلیم کیا کہ وہ لوگ جو مرزا کو نہیں مانتے ہم ان کو کافر سمجھتے ہیں تو اس سے ممبران اسمبلی کی آنکھیں کھلیں کہ یہ تو ہم کو بھی کافر سمجھتے ہیں' امت کا موقف جب پیش کیا گیا تو ان ممبران کے سامنے مرزائیت کا کفر الم نشرح ہوگیا۔

حکومت اور مجلس عمل نے کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی' مجلس عمل کی طرف سے مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد اور چوہدری ظہور الٰہی اور حکومت کی طرف سے عبدالحفیظ پیرزادہ' مولانا کوثر نیازی اور افضل چیمہ اس کے ممبران مقرر ہوئے' اس کمیٹی کے کئی اجلاس ہوئے' مگر کوئی فیصلہ نہ ہوسکا۔ کمیٹی کے سرکاری ارکان ''لمبا کرو اور لٹکاؤ'' کی پالیسی پر گامزن تھے' ان کی ٹال مٹول کی کیفیت نے بحرانی شکل اختیار کرلی' قومی اسمبلی کے فیصلے کے لئے ۷/ستمبر کی تاریخ کا اعلان بھی کیا جاچکا تھا۔

۲۵/اگست کو مرزا ناصر پر گیارہ روزہ جرح مکمل ہوئی' سات گھنٹے لاہوری مرزائیوں کے سربراہ صدرالدین پر جرح ہوئی' قومی اسمبلی کی کارروائی سے ہمارے ارکان مطمئن تھے' مگر حکومت گومگو کی کیفیت میں مبتلا تھی۔

۲/ستمبر کو شاہی مسجد لاہور میں عظیم الشان تاریخی جلسہ عام منعقد ہوا' ملک بھر کے دینی وسماجی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اور سیاسی رہنماؤں نے اس جلسہ سے خطاب کیا' پورے ملک بالخصوص پنجاب سے عوام کے پرجوش قافلے شریک ہوئے' شاہی مسجد لاہور اپنی تمام وسعتوں کے باوجود اس دن ناکافی ثابت ہوئی' چاروں طرف سر ہی سر نظر آتے تھے' حد نگاہ تک انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

اس سے قبل بھٹو صاحب جب بلوچستان گئے تو فورٹ سنڈیمن اور کوئٹہ کے اجتماعات میں بھی عوام نے مرزائیت کے خلاف اظہار نفرت کیا' گجرات کے ایس پی شریف احمد چیمہ کی بعض حماقتوں کے باعث کھاریاں کے اسی گاؤں ڈنگہ میں دو مسلمان نوجوان غلام نبی اور محمد یوسف پولیس فائرنگ سے شہید ہو گئے۔

مولانا سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں ملک میں کہیں بھی تحریک کو مدہم نہ پڑنے دیا گیا' جوں جوں وقت بڑھتا گیا' حکومت اور مرزائیوں کے لئے مشکلات میں اضافہ ہوتا گیا۔ سابق وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے بیرونی دباؤ ڈالنے اور بین الاقوامی پریس کے ذریعہ بیان بازی کے ذریعہ حکومت کو جھکانا چاہا لیکن عوام کے بے پناہ جذبہ نے حکومت کو ایسا نہ کرنے دیا' غرضیکہ کفر و اسلام دونوں نے اپنے تمام تر وسائل کو میدان کارزار میں جھونک دیا تھا۔

مجلس عمل نے ۶/ستمبر کو راولپنڈی میں دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار میں اپنا ایک اجلاس طلب کیا ہوا تھا' ۶' ۷/ستمبر کی درمیانی رات کو اسی دارالعلوم کی وسیع و عریض جامع مسجد میں آخری جلسہ عام منعقد ہونے والا تھا۔ اس کے بعد تحریک نے ۷/ستمبر کے بعد نیا رخ اختیار کرنا تھا' ۵/ستمبر کو رات کے آخری حصہ میں' میں راولپنڈی کے لئے روانہ ہوا' پلیٹ فارم کے قریب سے گزرا تو کوئی ۳ بجے کا عمل ہوگا' اس وقت فوجی مال گاڑیوں کے ڈبوں سے ٹینک' توپ بردار گاڑیاں اور اسلحہ اتار رہے تھے' فوج کی مسلح آمد اور اس تیاری کے تیور دیکھ کر میں بھانپ گیا کہ یہ سب کچھ ۷/ستمبر کے بعد تحریک کو کچلنے کے لئے ہے۔

دوسری بات جو نوٹس میں آئی' وہ یہ تھی کہ ۴' ۵/ستمبر کو مرزائیوں نے ملک بھر کی ٹیلیفون ڈائریکٹریوں سے لوگوں کے پتے لے کر مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت اور اسے قبول کرنے کی دعوت پر مشتمل خطوط ارسال کئے۔ ۶/ستمبر کو چھٹی تھی' مرزائیوں کا خیال تھا کہ ۷/ستمبر کو جب یہ ڈاک مسلمانوں کو ملے گی تو اس وقت تحریک کے رہنماؤں کی لاشیں سڑکوں پر پڑی ہوں گی' تحریک کچلی جا چکی ہوگی' قوم کے حوصلے پست ہوں گے مرزا کی ''صداقت'' کا یہ خط ایک عظیم پیش گوئی کا کام دے جائے گا۔

تیسری بات یہ کہ ۳' ۴/ستمبر کو ڈپٹی کمشنر آفس فیصل آباد میں ایک خاص واقعہ پیش آیا جس کی اطلاع اسی دن مجھے مل گئی' وہ یہ کہ مرکزی حکومت کی طرف سے ایک سربمہر لفافہ جس پر ''ٹاپ سیکرٹ'' لکھا تھا' موصول ہوا' اتفاق سے جس کلرک نے اس دن ڈاک کھولی وہ مرزائی تھا' اس نے یہ لفافہ دیکھتے ہی بھانپ لیا کہ یہ چٹھی ڈی سی کے نام مرکزی حکومت کی طرف سے تحریک ختم نبوت کے متعلق تازہ ہدایات پر مشتمل ہوگی۔ اس نے چوری چوری اس لفافہ کو کھول لیا اور اس کی باہر سے فوٹو اسٹیٹ کاپی کرائی اور فیصل آباد کی قادیانی جماعت کے امیر کو مہیا کر دی۔ واقعی وہ چٹھی تحریک ختم نبوت کے متعلق تھی جس میں صوبائی' ڈویژنل اور ضلعی انتظامیہ کو ہدایات بھیجی گئی تھیں کہ ۷/ستمبر کے بعد جو تحریک ختم نبوت میں مزید شدت آنے والی ہے' اسے سختی سے کچل دیا جائے' ایک اے ایس آئی کو بھی گولی چلانے اور بغیر نوٹس دیئے کسی مکان میں داخل ہونے' تلاشی لینے اور جس کو مناسب سمجھے گرفتار کرنے کے اختیار ہوں گے' اس چٹھی کا فوٹو اسٹیٹ مرزائی جماعت کے امیر کو اور اصل چٹھی کو ڈی سی آفس کے اسٹاف روم میں میز کے نیچے ڈال دیا۔ اسی روز اس مرزائی کے علاوہ ایک مسلمان کلرک نے بھی کچھ ڈاک کھولی تھی' کچھ دیر بعد تیسرے کلرک کی میز کے نیچے رکھی اس چٹھی پر کسی کی نظر پڑ گئی' اسے اٹھایا گیا تو اس کی سیل ٹوٹی ہوئی تھی' اس صورت حال سے تمام کلرک پریشان ہو گئے کہ یہ چٹھی کیوں کھولی گئی؟ کس نے کھولی؟ اس لئے کہ اسے تو ضابطہ کے مطابق ڈی سی صاحب کے سامنے کھولنا تھا' معاملہ سنگین تھا' ڈی سی صاحب کے نوٹس میں لایا گیا' انہوں نے مسلمان کلرک اللہ رکھا کو معطل کر دیا۔ سپرنٹنڈنٹ ڈی سی آفس مسلمان اور سمجھدار شخص تھا' اس نے کہا کہ یہ دیکھا جائے کہ کھولنے سے قبل لفافے کے کونہ پر کس کے دستخط ہیں' اس لئے کہ ڈی سی آفس کی ڈاک کھولنے سے پہلے ہر لفافہ پر کھولنے والا اپنے دستخط کرتا ہے' جب دستخط دیکھے گئے تو وہ مرزائی کلرک کے تھے' مسلمان کلرک اللہ رکھا بحال ہو گیا اور مرزائی کلرک کو معافی مانگنے پر معاف کر دیا گیا' اس چٹھی اور پورے ملک میں حکومت' پولیس اور فوج کے عمل سے مرزائیوں نے اندازہ لگا لیا کہ تحریک کچلی جائے گی' اس لئے انہوں نے خطوط لکھے۔

۶/ستمبر کی صبح گورنمنٹ ایم این اے ہاسٹل میں مولانا مفتی محمود کے کمرہ میں مجلس عمل کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا' جس میں مولانا سید محمد یوسف بنوری' مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد' چوہدری ظہور الٰہی' امیر زادہ' خان عبدالولی خان' نوابزادہ نصر اللہ خان' مفتی زین العابدین' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا عبدالرحیم اشعر' میاں فضل حق اور بندہ تاج محمود شریک ہوئے۔ میں نے یہ تینوں واقعات گوش گزار کئے' نوابزادہ نصر اللہ خان نے میری معلومات کی تصدیق کرتے ہوئے لاہور میں فوج کے پوزیشن سنبھالنے کے چشم دید واقعات ذکر کئے' اجلاس میں سناٹا طاری رہا' چوہدری ظہور الٰہی نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے کہ حکومت ہمارے مطالبات مان لے گی اور آج اس کا فیصلہ ہوجائے گا۔ ہماری معلومات کے خلاف ان کی یہ بات ہمارے لئے اچنبھا معلوم ہوئی' دوستوں نے پوچھا کہ آپ کے پاس کیا شواہد ہیں؟ اس پر چوہدری صاحب نے کہا کہ کل وزیر اعظم سری لنکا مسز بندرانائیکے پاکستان کے دورہ پر آئی تھیں' ان کے اعزاز میں بھٹو نے ضیافت دی' تمام اپوزیشن رہنماؤں کو بلایا گیا' کھانے کی میز پر تمام کے ناموں کی چٹیں لگی ہوئی تھیں' کوئی اپوزیشن رہنما اس میں شریک نہ ہوا' اتفاق سے میں چلا گیا' کھانے سے فارغ ہوئے تو مسز بندرانائیکے اور بھٹو دونوں بیرونی گیٹ کے پاس آکر کھڑے ہوئے' وہ ہر جانے والے کو الوداع کہہ رہے تھے' میں اس روش پر چلتا ہوا بھٹو کے قریب پہنچا تو میرا دل ان سے ملاقات کے لئے آمادہ نہ ہوا' میں نے راستہ چھوڑ کر پلاٹ سے گزر کر گیٹ کے ایک سائیڈ سے گزرنا چاہا تو بھٹو نے مجھے فوراً آواز دی کہ ظہور الٰہی! مل کر جاؤ' چھپ کر کیوں جارہے ہو؟ میں واپس لوٹ کر بھٹو سے ملا تو انہوں مجھے کہا کہ چوہدری ظہور الٰہی! تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تو میرا جانی دوست تھا' میں نے تیرا کیا بگاڑا ہے کہ تو میرا سخت مخالف ہوگیا ہے؟ اتنے میں لاء سیکریٹری افضل چیمہ آگئے' بھٹو صاحب نے ان کو کہا کہ چیمہ صاحب! آپ ظہور الٰہی کو سمجھائیں' اس کو کیا ہوگیا ہے؟ یہ آپ کا اور میرا دونوں کا دوست تھا' خدا جانے میں نے اس کا کیا قصور کیا ہے کہ اب یہ مجھے جلسوں اور جلوسوں میں گالیاں دیتا ہے؟ میری سی آئی ڈی کی رپورٹ یہ ہے کہ یہ اگر گھر پہ ہو اور کوئی مخاطب نہ ہو تو بھی مجھے گالیاں دیتا رہتا ہے' چوہدری ظہور الٰہی نے کہا کہ جناب! ایسا نہیں ہے' آپ کے اور ہمارے اصولی اختلافات ہیں' ہم اخلاص اور نیک نیتی سے آپ پر تنقید کرتے ہیں' اب ختم نبوت کا مسئلہ آپ کے سامنے ہے' اسے حل کیجئے اور قوم کے ہیرو بن جائیے۔ بھٹو صاحب نے کہا کہ اگر میں ۱۴/ جون کو (ملک گیر ہڑتال کے دن) لاہور کی تقریر کے دن اس مسئلہ کو مان لیتا تو ہیرو بن سکتا تھا لیکن بعد از خرابی بسیار مسئلہ ماننے سے ہیرو کیسے بن سکتا ہوں؟ افضل چیمہ نے کہا کہ بھٹو صاحب! باقی علماء کو تو مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر اتنا اصرار نہیں ہے' البتہ چوہدری ظہور الٰہی بڑا اصرار کررہے ہیں' اترا رہے ہیں اور ضد کررہے ہیں' میں نے کہا کہ بھٹو صاحب! یہ چیمہ صاحب آپ کے سامنے اپنے نمبر بنا رہے ہیں' میں ضد نہیں کررہا' علمائے کرام کا اپنا موقف ہے' وہ میرے تابع نہیں ہیں' ایک دینی موقف اور شرعی امر پر علمائے کرام کو یوں مطعون کرنا چیمہ صاحب کے لئے مناسب نہیں ہے اور صرف علمائے کرام ہی نہیں بلکہ اس وقت تمام اسلامیان پاکستان اس مسئلہ کو حل کرانے کے لئے سراپا تحریک بنے ہوئے ہیں' دنیائے اسلام کی نگاہیں اس مسئلہ کے لئے آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں' دنیائے عالم کے مسلمان اس مسئلہ کا مثبت حل چاہتے ہیں' اسے صرف مولویوں کا مسئلہ کہہ کر چیمہ صاحب آپ کو گمراہ کررہے ہیں' علمائے کرام قطعاً اس مسئلہ میں کسی بھی قسم کی معمولی سی لچک پیدا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں' آپ اس بارے میں علمائے کرام سے خود دریافت کرلیں بلکہ میں ایک ایسے عالم دین کا نام بتاتا ہوں جو آپ کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں' آپ ان سے پوچھ لیں کہ مسئلہ ختم نبوت فروعی امر ہے یا دین کا بنیادی مسئلہ ہے؟ اس کا تحفظ کرنا مسلمان حکومت کے لئے ضروری ہے یا نہیں؟ بھٹو صاحب نے پوچھا کہ کون سے عالم دین؟ میں نے کہا کہ مولانا ظفر احمد انصاری' آپ ان سے پوچھ لیں' اگر وہ ختم نبوت کے مسئلہ کو فروعی مسئلہ سمجھتے ہوں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہم تحریک سے لاتعلق ہوجائیں گے' بھٹو صاحب نے چیمہ صاحب کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ مجھے (ظہور الٰہی) ساتھ لے کر مولانا ظفر احمد انصاری سے ملیں اور ان کا موقف معلوم کریں' چنانچہ اب وقت ہوگیا ہے' چیمہ صاحب میرا انتظار کررہے ہوں گے' ہم دونوں نے مولانا ظفر احمد انصاری سے ملنا ہے۔ مفتی زین العابدین اور مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف کے چیمہ صاحب اور مولانا ظفر احمد انصاری سے اچھے

تعلقات تھے' چیمہ صاحب تو ویسے بھی فیصل آباد کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے' چنانچہ طے ہوا کہ یہ دونوں حضرات بھی چوہدری صاحب کے ساتھ جائیں۔ چوہدری ظہور الٰہی' افضل چیمہ' حکیم عبدالرحیم اشرف' مفتی زین العابدین اور مولانا ظفر احمد انصاری کی طویل گفتگو ہوئی۔ مولانا ظفر احمد انصاری نے صراحتاً فرمایا کہ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا بنیادی مسئلہ ہے' اس کو فروعی مسئلہ قرار دینا غلط ہے۔ حقیقت میں خود افضل چیمہ اس مسئلہ میں ضد کر رہے تھے' تمام حضرات کی گرفت سے چیمہ صاحب زچ ہو گئے تو انہوں نے ہاتھ جھٹک کر کہا کہ اگر آپ لوگ ملک کی جڑیں اس طرح کھوکھلی کرنا چاہتے ہیں تو بڑے شوق سے جو چاہے کر جائیے۔ بہرحال مولانا ظفر احمد انصاری سے ملاقات کی رپورٹ بھٹو کو دیدی گئی۔

اس کے بعد قومی اسمبلی کے دفاتر میں سب کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ چوہدری ظہور الٰہی' مولانا مفتی محمود' پروفیسر غفور احمد' مولانا شاہ احمد نورانی' عبدالحفیظ پیرزادہ' کوثر نیازی اور افضل چیمہ اس میں شریک ہوئے۔ اجلاس میں جاتے وقت مولانا مفتی محمود نے ہمیں حکم فرمایا کہ آپ لوگ چل کر راجہ بازار میں مجلس عمل کی میٹنگ کریں' میں نے مفتی محمود صاحب سے استدعا کی کہ سب کمیٹی کی مثبت یا منفی جو بھی کارروائی ہو ہمیں حکومت کے رویہ سے ضرور باخبر رکھیں تاکہ اس کی روشنی میں ہم مجلس عمل میں اپنی پالیسی طے کر سکیں۔

دارالعلوم میں میٹنگ شروع ہوئی' آغا شورش کاشمیری کی طبیعت ناساز تھی' وہ میٹنگ میں دیر سے شریک ہوئے۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری نے اجلاس کی صدارت فرمائی' سید مظفر علی شمسی' سید محمود احمد رضوی' مولانا خان محمد' مولانا محمد شریف جالندھری' میر عالم خان لغاری' بندہ تاج محمود' مفتی زین العابدین' حکیم عبدالرحیم اشرف' علی غضنفر کراروی' مولانا غلام اللہ خان' مولانا عبیداللہ انور' نوابزادہ نصراللہ خان' محمد زمان خان اچکزئی' مولانا محمد علی رضوی' مولانا عبدالرحمٰن اشرفی' مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر اور دوسرے کئی حضرات شریک اجلاس ہوئے۔ پوری مجلس عمل اس پر غور کر رہی تھی کہ اگر حکومت مطالبات تسلیم نہ کرے تو پھر ہمیں تحریک کو کن خطوط پر چلانا ہوگا؟ اور اب مرزائیوں سے زیادہ حکومت سے مقابلہ ہوگا' سبھی حضرات تحفظ ناموس ختم نبوت کے لئے جان کی بازی لگانے کو تیار تھے' اتنے میں مفتی محمود صاحب کا فون آیا کہ حالات پرامید ہیں' توقع ہے کہ سب کمیٹی کسی متفقہ مسودہ پر کامیاب ہو جائے گی۔

عبدالحفیظ پیرزادہ نے بھٹو کو فون کر کے سب کمیٹی کی کارروائی سے باخبر کیا' بھٹو نے تمام اراکین کمیٹی کو اپنے ہاں طلب کیا' تھوڑی دیر گفتگو ہوئی' بھٹو نے تمام کا موقف سنا اور کہا کہ اب مزید وقت ضائع نہ کریں' رات بارہ بجے دوبارہ اجلاس ہوگا' آپ تمام حضرات تشریف لائیں' اس وقت دو ٹوک فیصلہ کریں گے۔

ہم لوگ اپنی میٹنگ سے فارغ ہوئے' امید و یاس کی کیفیت طاری تھی' میں انتہائی پریشانی کے عالم میں مولانا محمد رمضان علوی کے گھر گیا' مجھے اندیشہ تھا کہ اگر فیصلہ صحیح نہ ہوا تو میری جان نکل جائے گی' ان کے ہاں کروٹیں بدلتے وقت گزارا۔

رات کو راجہ بازار کی جامع مسجد میں جلسہ عام منعقد ہوا' مقررین نے بڑی گرم تقریریں کیں' ہجوم آتش فشاں پہاڑ کی شکل اختیار کئے ہوئے تھا' اعلان کیا گیا کہ کل اگر ہمارے مطالبات نہ مانے گئے تو راجہ بازار میں شہیدان ختم نبوت کی لاشوں کا انبار ہوگا' جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا' جلسہ کی تقریروں میں شدت پیدا ہوتی جا رہی تھی' بھٹو جلسہ کی ایک ایک منٹ کی کارروائی سے باخبر تھے' تمام حالات ان کے سامنے تھے۔

رات بارہ بجے حسب پروگرام بھٹو کی صدارت میں کمیٹی کا اجلاس ہوا' پنڈی میں جلسہ ہو رہا تھا' اسلام آباد میں میٹنگ ہو رہی تھی' رات ڈیڑھ بجے کے قریب مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد اور چوہدری ظہور الٰہی ڈیڑھ گھنٹہ کے مذاکرات کے بعد جلسہ گاہ میں تشریف لائے' مولانا مفتی محمود صاحب نے اسٹیج پر چڑھنے سے قبل مجھے اشارہ سے بلوایا اور فرمایا کہ مبارک ہو! کل آپ کی انشاء اللہ العزیز جیت ہو جائے گی' لیکن اس کا ابھی افشاء نہ کریں کہ حکومت کا اعتبار نہیں ہے' میں اسٹیج پر آیا' شیخ بنوری کے کان میں کہا کہ افشاء نہ کریں لیکن آپ کو مبارک ہو' شیخ بنوری کے منہ سے بے ساختہ زور سے نکلا ''الحمدللہ'' جس سے اکثر لوگ میری سرگوشی اور مولانا کے ''الحمدللہ'' کا مطلب سمجھ گئے۔

بھٹو صاحب پہلے سے دل میں فیصلہ کئے ہوئے تھے کہ مسئلہ کو عوام کی خواہشات کے مطابق حل کر کے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیں گے' لیکن وہ اس مسئلہ کی مشکلات اور رکاوٹوں سے باخبر تھے' وہ یہ جانتے تھے کہ اس طرح جلدی سے فیصلہ کرنے سے امریکہ' برطانیہ' فرانس' جرمنی کی حکومتیں ان پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

زبردست دباؤ ڈالیں گی' انہوں نے عبدالحفیظ پیرزادہ سے کہا کہ آپ لوگ گھر جا کر آرام کریں' کل ایک دن میں قومی اسمبلی اور ایوان بالا دونوں سے متفقہ قرارداد منظور کراؤں گا کہ مرزائی غیر مسلم ہیں اور ان کا نام غیر مسلم اقلیتوں میں شامل کردیا جائے گا۔ صوبائی' ڈویژنل اور ضلعی انتظامیہ کو تحریک کو کچلنے کی ہدایت اور فوج کا اسلحہ سمیت شہروں میں متعین کرنا' یہ محض مرزائی و مرزائی نواز طاقتوں کی توجہ کو دوسری طرف پھیرنے کے لئے تھا۔

اللہ رب العزت نے فضل فرمایا اور ۷/ستمبر کی شام قومی اسمبلی و سینیٹ نے متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا۔ یوں یہ جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوئی' کفر ہار گیا' اسلام جیت گیا' ختم نبوت کا بول بالا ہوا' اس کے منکرین کا منہ کالا ہوا' حق سربلند ہوتا ہے' نہ کہ پست' شام کو ریڈیو اور ٹی وی اور دوسرے دن اخبارات کے ذریعہ قوم کو جب اس خبر کی اطلاع ہوئی تو وہ خوشی سے دیوانے ہوگئے' کسی کا اگر فوت شدہ باپ زندہ ہوجائے تو اسے اتنی خوشی نہ ہوگی جتنی اس مسئلہ ختم نبوت کے حل پر ہوئی۔

سچ ہے' اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے ماں باپ' اپنی اولاد اور اپنی جان سے زیادہ مجھے عزیز نہ سمجھے۔'' اس حدیث پر عمل کرکے تحریک ختم نبوت میں مسلمان قوم نے ثابت کردیا کہ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے محبت ہی کامل ایمان کی نشانی ہے۔

(ختم شد)

خوشخبری

ایک تحریک ...... وقت کا تقاضہ

بحمدہ تعالیٰ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے اکابر کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ''احتساب قادیانیت'' کے نام سے اس وقت تک سات جلدیں شائع کی ہیں:

۱:...... احتساب قادیانیت جلد اول (مجموعہ رسائل) حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

۲:...... احتساب قادیانیت جلد دوم (مجموعہ رسائل) مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

۳:...... احتساب قادیانیت جلد سوم (مجموعہ رسائل) مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

۴:...... احتساب قادیانیت جلد چہارم (مجموعہ رسائل) مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم میرٹھیؒ

حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

۵:...... احتساب قادیانیت جلد پنجم (مجموعہ رسائل) صحائف رحمانیہ ۲۴ عدد خانقاہ مونگیر

۶:...... احتساب قادیانیت جلد ششم (مجموعہ رسائل) علامہ سید سلمان منصور پوریؒ

۷:...... احتساب قادیانیت جلد ہفتم (مجموعہ رسائل) حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ

(یہ سات جلدیں شائع ہوچکی ہیں) اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو جلد ہشتم و نہم حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ہوگی۔ جلد دہم میں مرزا قادیانی کے نام نہاد قصیدہ اعجازیہ کے جواب میں امت کے جن فاضل علماء نے عربی قصائد تحریر کئے انہیں شامل اشاعت کیا جائے گا۔ اس سے آگے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔

طالب دعا

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی دفتر' حضوری باغ روڈ' ملتان

مرزا قادیانی اور منشیات

پروفیسر محمد الیاس برنیؒ

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین منشیات کے عادی تھے' فاضل مؤلف نے اپنی کتاب ''قادیانی قول وفعل'' میں مرزا قادیانی کے نشئی ہونے کے راز سے پردہ اٹھایا ہے' اس حوالے سے فاضل مؤلف کی تحریر ملاحظہ فرمایئے:

مسکرات:

''قادیانی مذہب'' کی فصل اول میں مرزا صاحب کے ذاتی حالات درج ہیں اور مستند قادیانی بیانات کے مطابق درج ہیں۔ کتاب ''بشارت احمد'' کے باب سوم میں فصل اول کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے' جواب کی جو حیثیت ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ چونکہ خصوصیت سے ''ٹانک وائن'' پر خامہ فرسائی ہوئی ہے' اس بارے میں خود قادیانی بیانات درج ذیل ہیں' بحث کی ضرورت نہیں' ناظرین خود نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

''مجبی اخویم

حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے' آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہئے' اس کا لحاظ رہے' باقی خیریت ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ''

(خطوط امام بنام غلام ص ۵ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد بنام حکیم محمد حسین قریشی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

''حضور (مرزا صاحب) نے مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے کے لئے ایک فہرست لکھ کر دی' جب میں چلنے لگا تو پیر منظور محمد صاحب نے مجھے روپیہ دے کر کہا کہ دو بوتل برانڈی کی میری اہلیہ کے لئے پلومر کی دکان سے لیتے آویں۔ میں نے کہا اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤں گا' پیر صاحب فوراً حضرت اقدس (یعنی مرزا قادیانی) کی خدمت میں گئے اور کہا کہ حضور! مہدی حسین میرے لئے برانڈی کی بوتلیں نہیں لائیں گے' حضور ان کو تاکید فرمادیں' حقیقتاً میرا ارادہ لانے کا نہ تھا' اس پر حضور اقدس (مرزا صاحب) نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں مہدی حسین! جب تک تم برانڈی کی بوتلیں نہ لے لو لاہور سے روانہ نہ ہونا' میں نے سمجھ لیا کہ اب میرے لئے لازمی ہے۔ میں نے پلومر کی دکان سے دو بوتلیں برانڈی کی غالباً چار روپیہ میں خرید کر پیر صاحب کو لادیں' ان کی اہلیہ کے لئے ڈاکٹروں نے بتلائی ہوں گی۔''

(اخبار الحکم قادیان ج ۳۹ نمبر ۲۵ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۶ء)

''بابو شاہ دین صاحب مرحوم جب سخت بیمار ہوئے' اور حالت تشویش ناک ہوگئی تو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو جو ان کے معالج تھے' لکھا:

''اگر ایسے وقت میں قائی قوت کے لئے تھوڑی برانڈی دی جائے تو کیا مضائقہ ہے؟ یہ دوا قادیان میں مل سکتی ہے (چھوٹے قصبے میں بڑی سہولت ہے' للمؤلف) شاید اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعے فضل کرے۔'' (برانڈی کے ذریعہ فضل و خاص فضل ہوگا' للمؤلف)

(مکتوبات بنام ڈاکٹر رشید الدین ص ۱۲ منقول از اخبار الفضل قادیان ج ۲۵ نمبر ۱۲۲ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۷ء)

ختم نبوۃ

"پس ان حالات میں اگر حضرت مسیح موعود برانڈی اور رم کا استعمال بھی اپنے مریضوں سے کرواتے یا خود بھی مرض کی حالت میں کر لیتے تو خلاف شریعت نہ تھا چہ جائیکہ ٹانک وائن جو ایک دوا ہے اگر اپنے خاندان کے کسی ممبر یا دوست کے لئے جو کسی لمبے مرض سے اٹھا ہو اور کمزور ہو یا بالفرض محال خود اپنے لئے بھی منگوائی ہو اور استعمال بھی کی ہو تو اس میں کیا حرج ہو گیا؟ آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے نبض ڈوب جاتی تھی میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے اس کا پتہ نہیں ملتا تھا تو اطباء یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے ٹانک وائن کا استعمال اندریں حالت کیا ہو تو عین مطابق شریعت ہے آپ تمام تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے رہتے تھے راتوں کو عبادت کرتے تھے بڑھاپا بھی تھا تو اندریں حالات اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لی ہو تو کیا قباحت لازم آ گئی؟" (از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی جماعت لاہوری مندرجہ اخبار پیغام صلح ج ۲۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۳/ مارچ ۱۹۳۵ء جلد ۲۳ نمبر ۶۵ مورخہ ۱۱/ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

شاید خیال کا اثر ہو خواب میں بھی مرزا صاحب کو کولا وائن نظر آ گئی چنانچہ فرماتے ہیں:

"۵/ مئی ۱۹۰۶ء.......رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولا وائن کی بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں بظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی وہ یہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔" (تذکرہ ص ۶۱۲ طبع سوم مرزا غلام احمد قادیانی کے مکاشفات ص ۵۲ مؤلفہ منظور الٰہی قادیانی لاہوری)

افیون کا استعمال:

ٹانک وائن کیا بلا ہے؟ اور کولا وائن کیا دوا؟ برانڈی کے کیا فوائد ہیں؟ جو چاہے تحقیق کر سکتا ہے۔ البتہ یہ ظاہر ہے کہ کم از کم علاج معالجہ میں کچھ نہ کچھ مسکرات کا استعمال رہتا تھا۔ چنانچہ افیون کا بھی خصوصیت سے ذکر ملتا ہے افیون میں اور جو کچھ بھی مضرتیں یا فوائد ہوں اس کے استعمال سے قوت متخیلہ بہت بڑھ جاتی ہے جو چیزیں سراسر بے اصل ہوں افیون کے نشہ میں واقعات نظر آنے لگتے ہیں گفتگو کا ذوق بھی بڑھ جاتا ہے بہر حال افیون بھی استعمال کی خاص چیز معلوم ہوتی ہے مثلاً ملاحظہ ہو:

"مجھے اس وقت ایک اپنا سرگزشت قصہ یاد آتا ہے اور وہ یہ کہ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آیا ہے اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ پس اس طرح جب میں نے خدا پر توکل کیا تو خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا۔" (نسیم دعوت ص ۶۷ خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۴، ۴۳۵)

"افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف طب ہے پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دوا نہ کہ بطور نشہ کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک شخص نے علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ضرور کسی نہ کسی وقت افیون کا استعمال کیا ہو گا......

"حضرت مسیح موعود (مرزا) نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) کو حضور (مرزا صاحب) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔" (مضمون میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج ۱۷ نمبر ۶ ص ۶ مورخہ ۱۹/ جولائی ۱۹۲۹ء)

"آج سے تیس سال قبل بہت سے لوگ ایسے تھے جو حضرت مسیح موعود کے متعلق کہتے تھے انہیں اردو بھی نہیں آتی اور عربی دوسروں سے لکھا کر اپنے نام سے شائع کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے کہ مولوی نوردین آپ کو کتابیں لکھ کر دیتے ہیں خود حضرت مسیح موعود (مرزا) کو بھی یہ دعویٰ نہ تھا کہ آپ نے ظاہری علوم کہیں پڑھے آپ

ختم نبوۃ

فرمایا کرتے کہ میرا ایک استاد تھا جو افیون کھایا کرتا تھا وہ حقہ لے کر بیٹھ رہتا تھا' کئی دفعہ پینک میں اس سے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی' ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا؟ غرض آپ کو لوگ جاہل اور بے علم سمجھتے تھے' کئی لوگ اس بات کے مدعی تھے کہ آپ کو کئی سال پڑھانے کی قابلیت رکھتے ہیں۔" (ارشاد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ج ۱۶ نمبر ۶۲ مورخہ ۵/فروری ۱۹۲۹ء)

"مجھے بچپن سے بیماری کی وجہ سے افیون دیتے تھے' چھ ماہ متواتر دیتے رہے' مگر ایک دن نہ دی تو والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ مجھ پر نہ دینے کا کوئی اثر نہ ہوا' اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا کہ خدا نے چھڑا دی ہے تو اب نہ دو۔" (ارشاد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ منہاج الطالبین ص ۳۷ مصنفہ میاں صاحب)

"۲۸/ جون بروز جمعہ صبح کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مجھے (ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب) اور میاں ناصر احمد صاحب کو ساتھ لے کر خواجہ (کمال الدین) صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ خواجہ صاحب نے اپنا قصہ سنانا شروع کیا' جو علاج کراتے ہیں اور جو عارضے رہے ہیں' سب کا ذکر ہوتا رہا۔

خواجہ صاحب افیون بھی آج کل کھاتے ہیں' ایک رتی سے شروع کی تھی' ابھی یہ خیال ہے کہ چھ ماہ اور کھائیں تاکہ اعصاب مضبوط ہو جائیں۔" (ڈائری میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نوشتہ عبدالرحیم درد اخبار الفضل قادیان مورخہ ۵/ جولائی ۱۹۲۹ء نمبر ۲ جلد ۱۷)

شرکائے ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے

ہدیہ و خوشخبری

اکیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر جو ۳۱/ اکتوبر' یکم نومبر ۲۰۰۲ء کو منعقد ہو رہی ہے' گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی شرکائے کانفرنس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جملہ مطبوعات نصف قیمت پر پیش کی جائیں گی۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے قارئین اس کانفرنس میں شرکت سے ممنون فرمائیں اور اس رعایت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال "احتساب قادیانیت" کی چار جلدیں شائع ہوئی تھیں۔ اس سال اس کی مزید تین جلدیں شائع ہو گئی ہیں۔ جلد پنجم' ششم' ہفتم خرید کر اپنی لائبریریوں میں اس کے سیٹ مکمل کریں۔

اللہ رب العزت کانفرنس کو مثالی طور پر کامیاب بنائیں اور ہم سب کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا محافظ' کاروانِ ختم نبوت میں شرکت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دوبالا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آپ کا مخلص

طالب دعا

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی دفتر' حضوری باغ روڈ' ملتان

ختم نبوة

رُوح افزا
PET BOTTLE
نئی صدی، نئی سوچ، نیا انداز
آپ کا پسندیدہ مشروب
رُوح افزا
خوب صورت اور مضبوط، ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ
'PET' بوتل
میں دستیاب ہے
معیار ہر قیمت پر
SHARBAT ROOH AFZA
اور ہاں! ہر 'PET' بوتل میں
50 ملی لیٹر
زیادہ رُوح افزا بھی
راحتِ جاں
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
ہمدرد
www.hamdard.com.pk
Adarts-HRA-5/2001

کسب معاش کی فضیلت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مولانا سید عبدالحئی الحسنیؒ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ“ (الجمعہ:۱۰)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

”اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں تجارت کے ذریعہ) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو۔“ (البقرہ:۱۸۹)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

”حالانکہ بیع کو خدا نے حلال کیا اور سود کو حرام۔“ (البقرہ:۲۷۵)

نیز ارشاد فرمایا:

”اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ‘ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ ہو تو جائز ہے)۔“ (النساء:۲۹)

نیز فرمایا:

”اور تم دریا میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی ہوئی چلی آتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل سے معاش تلاش کرو۔“ (الفاطر:۱۲)

ایک اور جگہ فرمایا:

”یعنی ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے‘ نہ خرید و فروخت۔“ (النور:۳۷)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

”مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کھاتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں‘ ان میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔“ (البقرہ:۲۶۷)

مانگنا اچھی چیز نہیں:

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنی رسی لے کر پہاڑ پر آئے اور لکڑی کا ایک بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد لائے‘ اس کو بیچے‘ اللہ اس کی وجہ سے بقدر ضرورت دے دے‘ تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے‘ اور لوگوں کی خوشی پر موقوف ہے‘ دیں نہ دیں۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لکڑی کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد لائے‘ تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے‘ اور وہ دیں نہ دیں۔ (بخاری)

بڑے بڑے پیغمبر اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے:

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے ان سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا کہ آدمی اپنے ہاتھ کی محنت کا کھائے‘ بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے۔ (بخاری)

حضرت زکریاؑ کی محنت و مزدوری:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ (مسلم)

صدقہ و خیرات میں مال داروں کا حق نہیں ہے:

حضرت عبیداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ان سے بیان کیا کہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے صدقہ و خیرات مانگا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر ڈال کر اوپر سے نیچے تک دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو توانا و تندرست محسوس

ختم نبوۃ

کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم چاہو تو میں تم کو دے دوں اور (یہ سمجھ لو کہ تم جیسے) تندرست و توانا لوگوں کا اس میں حصہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

یتیم کا مال تجارت کر کے بڑھانا چاہئے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی یتیم کا ولی بنے' اس کو چاہئے کہ اس یتیم کے مال کو تجارت کر کے بڑھاتا رہے' ایسا نہ کرے کہ اس کو بڑھائے نہیں اور صدقہ دیتے دیتے اس کا مال ختم ہو جائے۔ (ترمذی)

زمانہ حج میں تجارت کا جواز:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز (ان جگہوں پر لوگ میلہ کے طور پر بازار لگایا کرتے تھے) زمانہ جاہلیت کے بازار تھے' تو صحابہ کرامؓ نے زمانہ حج میں تجارت کو گناہ سمجھا' اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''اس کا تم کو کوئی گناہ نہیں کہ (تم حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) رزق تلاش کرو اپنے پروردگار سے۔'' (بخاری)

تجارت کی برکت:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن الربیع کے درمیان مواخات کروائی تو سعد بن الربیع نے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں' میں اپنا آدھا مال تم کو دیتا ہوں' تم دیکھو میری دونوں بیویوں میں سے جس کے خواہشمند ہو اس سے میں تمہارے لئے دستبردار ہو جاؤں (یعنی طلاق دے دوں) جب عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کر لو' حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں (بس مجھ کو یہ بتادو کہ) یہاں کوئی بازار ہے جہاں خرید و فروخت ہوتی ہو؟ سعد بن ربیع نے کہا کہ قینقاع کا بازار ہے' دوسرے دن حضرت عبدالرحمٰن بازار گئے' اور پنیر اور گھی لائے' پھر اسی طرح برابر صبح جاتے رہے' تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ایک دن آئے اور ان کے کپڑوں پر سہاگ عطر کا اثر تھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کہ تم نے شادی کر لی؟ انہوں نے کہا کہ: جی ہاں! آپؐ نے پوچھا کہ کس سے؟ انہوں نے جواب دیا کہ: انصار کی ایک خاتون سے' پھر آپؐ نے پوچھا کہ (مہر) کیا دیا؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا دیا ہے (یعنی ۳ درہم) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو' چاہے ایک بکری ہی سے کیوں نہ ہو۔ (بخاری)

مہاجرین کا تجارت اور انصار کا کھیتی باڑی کرنا:

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بہت کثرت سے بیان کرتا ہے' کیا بات ہے کہ مہاجرین و انصار ابوہریرہ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں نہیں بیان کرتے؟ تو وجہ اس کی یہ ہے کہ مہاجرین تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں بازاروں میں مشغول رہتے تھے اور میں ہر چیز سے فارغ ہو کر خدمت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتا تھا' وہ غیر حاضر رہتے' میں حاضر رہتا' وہ بھول جاتے' میں یاد کر لیتا اور میرے انصاری بھائیوں کو اپنی کھیتی باڑی سے فرصت نہ ملتی اور میں فقراء صفہ میں سے ایک فقیر تھا' وہ جب بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔ (بخاری)

حضرت ابوبکرؓ کا تجارت میں مشقت اٹھانا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بار خلافت سنبھالا تو فرمایا کہ میری قوم کو معلوم ہے کہ میرے پیشہ کی آمدنی میرے اہل و عیال کے نان و نفقہ کے لئے ناکافی نہیں تھی' اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوں' لہٰذا اب ابوبکرؓ کے متعلقین اس (سرکاری) مال سے کھائیں گے (مسلمانوں کے نفع کے خاطر) تجارت میں لگائیں گے۔ (بخاری)

حضرت ابوبکرؓ کے تقویٰ و پرہیز گاری اور عزیمت پر عمل کی مثال نہیں مل سکتی' اسی لئے آپ کو صدیقیت کا وہ بلند مقام ملا جو آپ ہی کا حصہ تھا' آپ نے خلافت کے بعد جب مجبوراً بیت المال سے کچھ لینا شروع کیا تو اس کے بعد مسلمانوں کے معاملات کی نگہداشت' ان کی تجارت کے فروغ اور ان کی غذا کی فراہمی کے لئے کوشاں رہے' جو آپ پر بحیثیت خلیفہ واجب نہیں تھا۔ (خلفاً راشدین مجمع بحارالانوار)

بیع صرف کا حکم:

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ تجارت کرتے تھے' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر دست بدست (نقد) ہو تو کوئی حرج نہیں' اگر ادھار ہو تو درست نہیں۔

سونے چاندی اور ایک دوسرے کی آپس میں بیع کے بارے میں تفصیلی مسائل کے بارے میں فقہ کی کتابوں سے رجوع کرنا چاہئے۔

مقروض سے مطالبہ کرنے میں نرمی اور خرید و فروخت میں سخاوت:

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کا ایک بندہ جس کو اللہ نے مال سے سرفراز کیا تھا' اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر کیا گیا (یعنی قبر میں یا حشر کے دن) اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا عمل کئے؟ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے" وہ بندہ عرض کرے گا کہ تو نے مجھ کو مال عطا فرمایا تو میں لوگوں کے خرید وفروخت کے وقت نرمی اور سخاوت سے کام لیتا تھا' مالدار سے آسانی کا برتاؤ کرتا تھا اور نادار کو مہلت دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تجھ سے زیادہ درگزر کا حق رکھتا ہوں' پھر فرمائے گا کہ میرے بندہ سے درگزر کرو' عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم)

بیچی جانے والی چیز کا عیب چھپانے کی سخت ممانعت اور وعید:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے' آپؐ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر کے اندر داخل کردیا' تو آپؐ کی انگلیوں نے گیلا پن محسوس کیا' آپؐ نے اس غلہ فروش دکاندار سے فرمایا کہ یہ تری اور گیلا پن کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! غلہ پر بارش کی بوندیں پڑ گئی تھیں' آپؐ نے فرمایا کہ اس بھیگے ہوئے غلہ کو تم نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہ رہنے دیا' تاکہ خریدنے والے لوگ اس کو دیکھ سکتے' جو آدمی دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم)

جھوٹ سے تجارت کی برکت کا اٹھنا:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے' جب تک الگ نہ ہوں (خرید وفروخت کے معاملہ میں اگر بیچنے والا یا خریدنے والا دونوں میں سے کوئی ایک یہ شرط کرے کہ ایک دن یا دو' تین دن تک مجھے اختیار ہوگا کہ میں چاہوں تو اس معاملہ کو ختم کردوں تو جائز ہے' امام نسائی اور دوسرے ائمہ کے نزدیک اس طرح کئے بغیر بھی دونوں کو اس وقت تک معاملہ فسخ کرنے کا اختیار رہتا ہے جب تک وہ دونوں اسی جگہ رہیں لیکن اگر کوئی ایک بھی اس جگہ سے ہٹ جائے اور علیحدہ ہوجائے تو یہ اختیار ختم ہوجائے گا) اگر وہ سچ بولیں تو ان کی سوداگری میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں (گے) تو ان کی سوداگری کی برکت ہٹادی جائے گی۔ (ایک چیز ہے روپیہ کی زیادتی اور ایک چیز ہے روپیہ کی برکت' برکت یہ ہے کہ اس کا ان کو موقع ملے کہ روپیہ کام آئے' نیک عمل کی توفیق ہو' یہ نہیں ہوگا' زادسفر)۔ (بخاری ومسلم)

دھوکہ باز تاجر کا حشر خراب ہوگا:

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاجر لوگ' سوائے ان کے جنہوں نے تقویٰ' نیکی اور سچائی کا رویہ اختیار کیا' قیامت میں فاجر اور بدکار اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی)

شجرکاری اور کاشت میں نفع ہی نفع:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس سے انسان یا پرندے فائدہ اٹھائیں تو اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

بٹائی پر زمین دینا:

حضرت عمر بن دینارؒ تابعی نے بیان کیا کہ میں نے طاؤسؒ (تابعی) سے ایک بار کہا کہ آپ بٹائی پر زمین اٹھانا چھوڑ دیتے تو اچھا ہوتا کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا' تو انہوں نے کہا کہ میرا طریقہ یہ ہے کہ کاشت کاروں کو کاشت کے لئے زمین بھی دیتا ہوں اور اس کے علاوہ بھی ان کی مدد کرتا ہوں' اور امت کے بڑے عالم یعنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ کو بتایا تھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو بٹائی پر اٹھانے سے منع نہیں فرمایا' البتہ یہ فرمایا تھا کہ اپنی زمین اپنے دوسرے بھائی کو کاشت کے لئے دے دینا اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی مقررہ لگان وصول کرے۔ (بخاری)

پیداوار کے نصف حصہ پر معاملہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے پیداوار (کاشت ہو یا پھل) کے نصف حصہ پر معاملہ کیا' آپؐ اپنی ازواج مطہرات کو سو وسق (اہل مدینہ کے ناپ کے پیمانوں میں اہم پیمانے مُد' صاع اور وسق تھے' مُد دو چلو کے بقدر غلہ یا پانی کو کہتے تھے' یہ دو چلو متوسط آدمی کے ہاتھوں کے بقدر پائے گئے ہیں' چار مُد کا ایک صاع اور ۶۰ صاع کا ایک وسق شمار کیا جاتا تھا۔ ایک مد مساوی ہوگا ۵۴۴ گرام وزن کے گیہوں یا ۸۱۶ گرام پانی اور ایک صاع مساوی ہوگا ۲۱۷۲ گرام وزن کے گیہوں یا ۳۲۶۴ گرام پانی کے' جزیرۃ العرب) عنایت فرماتے' اسی وسق کھجور اور بیس وسق جَو' حضرت عمرؓ نے خیبر کے حصے کردیئے اور ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ زمین و پانی والا حصہ لے لیں یا سابقہ حصہ ان کے لئے برقرار رکھا جائے' تو ان میں سے کسی نے زمین والا حصہ لیا اور کسی نے وسق والا حصہ' حضرت عائشہؓ نے زمین والا حصہ اختیار کیا۔ (بخاری)

(بشکریہ ماہنامہ "تعمیر حیات" لکھنؤ)

ختم نبوۃ

یوسف کذاب گستاخِ رسول کا آخری انجام

تاریخ عالم اس بات کی شاہد ہے کہ ہر مدعی نبوت اور گستاخ رسول کا آخری انجام بہت بھیانک ہوا ہے تاکہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ شان رسالت میں گستاخی ایک ایسا بھیانک‘ گھناؤنا اور قبیح فعل ہے جسے غیرت اسلامی اور حمیت مسلمانی نے کبھی بھی برداشت نہیں کیا۔ اس کا شرعی حل یہی ہے کہ گستاخی کرنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں‘ گستاخی تحریر کرنے والے ہاتھ نہ رہیں یا پڑھنے والی آنکھ نہ رہے‘ یہی وجہ ہے کہ گستاخ رسول کو بیت اللہ کے پردے بھی پناہ نہ دے سکے‘ حکم نبویؐ پر گستاخ رسول کو وہیں جہنم رسید کیا گیا۔

ایسی صورت میں پھر دنیا کا کوئی اور حصہ یا کوئی اور ٹکڑا اس کو کیسے پناہ دے سکتا ہے؟ حتیٰ کہ جیل کی کال کوٹھڑی بھی گستاخ رسول کو پناہ نہیں دے سکی‘ یہ شان رسالت میں گستاخی ایک ایسا جرم کہ بعض علماً کے نزدیک اس گستاخ کی توبہ بھی قبول نہیں کی جاتی موجودہ دور میں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا تحفظ بہت بڑا جہاد اور عشق رسولؐ کا مظہر ہے۔ آپ کی عزت وناموس کا تحفظ اور اس کی پاسبانی امت مسلمہ کا فرض اولین ہے‘ جس میں نہ کسی تاخیر کی گنجائش ہے اور نہ اس کی قضا ہے۔

گستاخ رسول یوسف کذاب ملعون‘ جس کے بڑے بڑے دعوے تھے‘ بڑا گروہ تھا‘ جس کی جرنیلوں تک رسائی تھی‘ جس کے لئے وزرا بھی اپنا بھرپور کردار ادا کرتے رہے کہ کسی طرح یہ گستاخ رسول بچ جائے‘ مگر شاید ان کو شان رسالت میں گستاخی کرنے والوں کی تاریخ یاد نہیں تھی‘ وہ تاریخ سے نابلد تھے یا ان کی عقل پر پتھر پڑ گئے تھے مگر سابقہ گستاخوں کی طرح یوسف کذاب کا بھی آخرکار انجام بد آ پہنچا۔ ۱۲/ جون کو اخبارات میں شہ سرخیوں سے یہ خبر شائع ہوئی کہ توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت کا قیدی یوسف کذاب کوٹ لکھپت جیل میں اپنے انجام کو پہنچا اور یہ ایک نئی تاریخ رقم ہوئی کہ گستاخ رسول جس طرح بیت

قاری عبدالوحید قاسمی

اللہ میں محفوظ نہیں‘ اسی طرح وہ جیل کی کال کوٹھڑی میں بھی محفوظ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے گستاخ رسول کی موت کی حالت اور موت کی جو جگہ مقرر کی ہوئی تھی‘ اس جگہ جب وہ گھڑی آ پہنچی تو تمام حفاظتی انتظامات مفلوج ہوگئے۔ اس گستاخ رسول کو اس کا وہم وگمان بھی نہ تھا کہ میرا ایسا حشر ہوسکتا ہے؟ یوسف کذاب کو ذلت آمیز اور عبرتناک موت نے آلیا اور ذلت کی موت کے بعد بھی ذلت ہی اس کا مقدر بنی۔ اخبارات کے مطابق اسے دفن کرنے کے سلسلہ میں پہلی خبر یہ آئی کہ اس کو جڑانوالہ میں دفن کردیا گیا ہے‘ پھر دوسری خبر آئی کہ اسے راولپنڈی میں دفن کردیا گیا ہے‘ مگر جس شخص نے ساری زندگی لوگوں کو دھوکہ دینے میں گزاری ہو اس نے موت کے بعد بھی لوگوں کو دھوکہ دیا‘ کیونکہ یہ سب خبریں دھوکہ تھیں‘ اس کے ملعون مریدوں نے بھی وہی کام کیا جو وہ ملعون اپنی زندگی میں کیا کرتا تھا‘ چنانچہ ۱۷/ جون کو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ یوسف کذاب کو خاموشی کے ساتھ اسلام آباد میں دفن کردیا گیا ہے۔ اس کے مریدوں نے کفن دفن میں بڑی عجلت کی اور اس کی قبر بھی دھوکہ سے ایسی بنائی گئی کہ یہ معلوم ہو کہ یہ کسی عام آدمی کی قبر ہے اور قبرستان انتظامیہ کے ساتھ بھی دھوکہ کیا گیا مگر جس طرح اس کی زندگی میں اس کا کوئی دھوکہ کام اس کے نہ آسکا ایسے ہی مرنے کے بعد کے دھوکے بھی اس کے کام نہ آسکے۔

اس خبر کے بعد مسلمانوں میں اضطراب پھیل گیا‘ خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد و راولپنڈی کے ذمہ دار حضرات اور عہدیداران نے خود اسلام آباد میں ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا‘ جس میں اس پورے واقعہ پر تفصیل غور کیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ قبرستان انتظامیہ سے رابطہ قائم کرکے اس واقعہ کی پوری تحقیق کی

جائے‘ چنانچہ علمائے کرام کے ایک وفد نے قبرستان انتظامیہ کے افسر حافظ محمد اکرم صاحب سے ملاقات کی‘ وفد میں قاری عبدالوحید قاسمی‘ مولانا میاں محمد نقشبندی‘ شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف اور مولانا عبدالرزاق حیدری شامل تھے۔ تحقیقات سے یہ واضح ہوگیا کہ یہ خبر صحیح ہے کہ یوسف کذاب کو اسلام آباد کے مسلمانوں کے قبرستان میں دھوکہ اور غلط بیانی سے دفن کردیا گیا ہے۔

اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے سیکریٹری جنرل قاری عبدالوحید قاسمی‘ مولانا مفتی محمود الحسن اور مولانا مفتی خالد میر نے علمائے اسلام آباد کی طرف سے ایک پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیا کہ ہم حکومت اور اسلام آباد انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یوسف کذاب کی نعش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کیا جائے ورنہ حالات کی ذمہ داری انتظامیہ اور یوسف کذاب کے مریدوں پر ہوگی۔ اس کے بعد قبرستان انتظامیہ نے اخبارات میں بیان دیا کہ یوسف کذاب کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت لاعلمی میں دی گئی ہے‘ اگر اس کا پتہ چل جاتا تو کبھی بھی اس کی اجازت نہ دی جاتی اور یوسف کذاب کے ورثاء سے کہہ دیا گیا ہے کہ اس کی نعش کو لے جائیں مگر یوسف کذاب کے مریدوں نے کہا کہ یوسف کذاب کو مسلمان قرار دیا اور کہا کہ ان کے پاس مولانا عبدالستار نیازی‘ مفتی غلام سرور قادری اور دوسرے علماء کے فتوے ہیں یہ فتوے انہوں نے قبرستان کی انتظامیہ اور بعض اخبارات والوں کو دیئے اور اس طرح انہیں ایک مرتبہ پھر دھوکہ دینے کی کوشش کی اور ساتھ اخبارات میں بیان دیا کہ اگر یوسف کی نعش نکالی گئی تو ہم شریعت کورٹ میں جائیں گے اور اگر زبردستی نعش نکالی گئی تو ملک میں بدامنی پھیلے گی اور پورے ملک میں آگ لگ جائے گی‘ کیونکہ یوسف کذاب کے مرید کافی تعداد میں پورے ملک میں موجود ہیں‘ یوسف کذاب کے مریدوں نے انتظامیہ اور اخبارات کے ذریعہ مسلمانوں کو دھمکیاں دے کر مرعوب کرنے کی کوشش کی مگر سابقہ دھوکوں کی طرح اس دھوکہ میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوسکے۔ ان کو معلوم نہ تھا کہ اسلام آباد میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابھی زندہ ہیں۔

علماء نے یوسف کذاب کے ان مریدوں کی طرف سے اس قسم کی دھمکیوں اور انتظامیہ کی طرف سے کوئی پیش رفت نہ ہونے پر دوبارہ ایک ہنگامی اجلاس شہید اسلام مسجد میں طلب کیا اور فیصلہ کیا کہ اب انتظامیہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے کوئی ملاقات نہ کی جائے اور ایک درخواست لکھ کر اس کو متعلقہ حکام کو فیکس کیا جائے‘ اس درخواست پر گیارہ علمائے کرام کے دستخط کرواکر اسے وزیر داخلہ‘ آئی جی پولیس اسلام آباد‘ چیف کمشنر اسلام آباد‘ ڈی سی اسلام آباد اور دوسرے حکام بالا اور اخبارات کو فیکس کیا گیا۔ دوسرے دن اخبار ”اساس“ نے اس درخواست اور علماء کی پریس کانفرنس اور ان کے مطالبات شائع کردیے۔

اس سے اگلے روز روزنامہ ”اساس“ نے راولپنڈی/اسلام آباد کے جید علمائے کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی اسلام آباد کے ذمہ داروں کو دعوت دی کہ وہ اس مسئلہ پر اظہار خیال کریں جس کے لئے اساس فورم کا انتظام کیا گیا۔

اس فورم کے ذریعہ تمام علمائے کرام نے کھل کر اس مسئلہ پر اظہار خیال کیا اور کہا کہ شرعی اور قانونی اعتبار سے مسلمانوں کے قبرستان میں غیر مسلم کو دفن نہیں کیا جاسکتا۔ اسلام آباد میں غیر مسلم افراد کا قبرستان موجود ہے‘ لہٰذا شرعاً و قانوناً ہر صورت میں انتظامیہ یوسف کذاب کی نعش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالنے کے انتظامات کرائے اور یہ اسلام آباد کے امن و امان کا بھی مسئلہ ہے۔ اس کے بعد انتظامیہ نے یوسف کذاب کی قبر پر پہرا لگادیا اور پولیس متعین کردی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد/ راولپنڈی نے اپنا دباؤ بڑھانے کے لئے بھرپور کوشش کی‘ آخر کار انتظامیہ کی طرف سے اعلان ہوا کہ انتظامیہ نے یوسف کذاب کی نعش نکالنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور علماء سے مشورہ ہوگیا ہے۔ یوسف کذاب کی بیویوں نے بھی درخواست دی کہ یوسف کذاب کے ساتھ ان دونوں کے لئے بھی جگہ رکھی جائے۔ بالآخر پولیس اور اسلام آباد انتظامیہ کے پہرے میں یوسف کذاب کے مریدوں نے رات ۱۲ بجکر ۳۵ منٹ پر یوسف کذاب کی قبر نمبر ۱۵۴ پلاٹ نمبر ۱۰۶ کو اکھاڑنا شروع کردیا اور ایک بجکر ۲ منٹ پر نعش کو باہر نکالا اور اسے ایمبولینس میں لے جایا گیا۔ اس وقت پورے قبرستان میں اتنی بدبو اور تعفن پھیل گیا کہ دو گورکن بے ہوش ہوگئے جبکہ انتظامیہ کے اہلکار ناقابل برداشت تعفن کی وجہ سے موقع سے دور جانے پر مجبور ہوگئے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یوسف کذاب کی نعش کو جن راستوں سے لے جاکر دوسری جگہ منتقل کیا گیا ان عام راستوں میں بدبو اور تعفن پھیلتا چلا گیا۔ آخر کار قادیانیوں کے قبرستان ایچ

ٹائن میں جہاں پہلے ہی سے یوسف کذاب کے لئے قبر تیار تھی' وہاں اسے حوالہ زمین کر دیا گیا۔اس نئی قبر پر بھی یوسف کذاب کے چیلوں کی درخواست پر پہرا لگا دیا گیا۔اخبارات کی ٹیم شروع سے آخر تک اس واقعہ کی رپورٹنگ کرتی رہی۔

مسلمانوں کے قبرستان میں جس قبر میں اس ملعون کذاب کو دفن کیا گیا تھا' اور جہاں سے اس کی نعش کو نکالا گیا' علماً نے قبرستان کی انتظامیہ سے کہا کہ یہ عذاب شدہ جگہ ہے' اس لئے اس کو مٹی ڈال کر بھر دیا جائے اور آئندہ کسی مسلمان کو اس جگہ دفن نہ کیا جائے' بعد میں قبرستان انتظامیہ کے ذمہ داروں نے بتایا کہ پہلے تو ہم نے اس قبر کو مٹی ڈال کر بند کر دیا مگر ایک لاوارث نعش کی تدفین کے لئے ہم نے چاہا کہ اس کو اسی جگہ دفن کر دیا جائے مگر جب ہم نے اس کذاب والی قبر سے مٹی ہٹائی تو اتنی بدبو اور تعفن تھا کہ آخر کار ہم نے مجبوراً اس کو واپس اسی طرح بند کر دیا اور لاوارث نعش کو دوسری جگہ دفن کر دیا۔ظاہر ہے کہ یہ ایسی جگہ تھی جس میں گستاخ رسول پر اللہ کا عذاب نازل ہوا تھا' اس عذاب کے اثرات ابھی تک موجود تھے۔اس پورے واقعہ سے جہاں اس گستاخ رسول یوسف کذاب کی موت سے ایک باب بند ہوا ہے' وہاں غلامان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان مضبوط ہوئے ہیں۔اس گستاخ رسول کی ذلت آمیز موت جہاں دوسرے گستاخان رسول اور دشمنان رسالت کے لئے سامان عبرت ہے وہاں ہر مسلمان کے لئے تنبیہ ہے کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و ناموس کے لئے عملاً میدان عمل میں کود جانا چاہئے۔

☆☆............☆☆

ابوالحسن ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دانائی چار باتوں سے ترقی کرتی ہے: (۱) گناہ پر نادم ہونا' (۲) موت کیلئے تیار رہنا' (۳) کم خوراک کھانا' (۴) دنیا سے بے رغبت لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔

ہفت روزہ ختم نبوت کا کارڈ منسوخ

ہفت روزہ ختم نبوت کے پریس کارڈ جن جن حضرات کو جاری کئے گئے ہیں' آج کی تاریخ سے انہیں منسوخ کر دیا گیا ہے (پریس کارڈ کا عکس ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں)۔

یہ پریس کارڈ بحیثیت نمائندے کے اور بعض دیگر حوالوں سے جاری کئے گئے تھے۔آج کے بعد کوئی شخص مذکورہ پریس کارڈ رکھنے یا اسے ظاہر کرنے یا اس پریس کارڈ کو کسی دوسرے شخص یا ادارے کو ہفت روزہ ختم نبوت یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے کسی قسم کا تعلق ظاہر کرنے کے لئے دکھانے کا مجاز نہیں ہوگا۔

جن حضرات کو ماضی میں یہ پریس کارڈ جاری کئے گئے' ان سے درخواست ہے کہ وہ پہلی فرصت میں ان پریس کارڈوں کو دفتر ختم نبوت' پرانی نمائش' کراچی یا مرکزی دفتر ختم نبوت' حضوری باغ روڈ' ملتان ارسال فرمادیں۔

آئندہ ہفت روزہ ختم نبوت کے پریس کارڈ مرکزی دفتر ختم نبوت' حضوری باغ روڈ' ملتان کی صوابدید پر جاری ہوا کریں گے۔

جن حضرات کے پاس مذکورہ منسوخ شدہ پریس کارڈ ہیں' ان سے استدعا ہے کہ وہ اپنے پریس کارڈ ارسال کرنے میں تاخیر نہ کریں تاکہ انہیں نئے پریس کارڈ کے اجراء اور فراہمی کا عمل آسان ہو سکے۔

(ادارہ)

☆☆.........☆☆

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوت

مولانا بشیر احمد اور مولانا محمد حسین ناصر کا اندرون سندھ کا تبلیغی دورہ

پنوں عاقل (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد اور مولانا محمد حسین ناصر نے میرپور ماتھیلو گھوٹکی اور پنوں عاقل کا تبلیغی دورہ کیا اور مختلف مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ یہ غداروں' دھوکہ بازوں اور اسلام اور ملک دشمنوں کا ایک گروہ ہے جو سادہ لوح مسلمانوں کو دجل وفریب سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے الگ کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پیروکار بناتا ہے۔ مولانا محمد حسین ناصر نے کہا کہ قادیانی گروہ انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے۔ اس گروہ کی پیدائش کا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے کیونکہ قادیانی ملک کے دشمن ہیں' وہ اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں اور یہ ان کا الہامی عقیدہ ہے۔ وہ پاکستان کی جڑوں کو کاٹ رہے ہیں۔ ان دونوں علمأ نے میرپور ماتھیلو میں مقامی علمأ کرام مولانا محمد سلطان' مولانا محمد اسحاق لغاری اور دیگر علمأ کرام سے بھی ملاقات کی۔ گھوٹکی میں انہوں نے جامع مسجد قاسم العلوم میں بیان کیا جبکہ مقامی علمأ کرام سے ملاقاتیں بھی کیں۔ پنوں عاقل میں جامع مسجد عیدگاہ' مہاجروں والی مسجد' قادریہ مسجد وغیرہ میں انہوں نے بیان کیا اور جماعتی رفقاء سے مختلف امور پر مشاورت کی اور قادیانیوں کے نام مسلم ووٹر لسٹوں سے الگ کرانے پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

مرزائیت جھوٹ اور فریب کا دوسرا نام ہے

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ مرزائیت جھوٹ اور فریب کا دوسرا نام ہے۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے اسی جھوٹ اور فریب کے وطیرہ کو برقرار رکھتے ہوئے سوا دو کروڑ کی جعلی بیعتوں کا شوشہ چھوڑا ہے۔ مرزائی ہر سال جس طرح نئی بیعتوں کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں اس اعتبار سے تو مرزائیوں کی تعداد کو دنیا کی کل آبادی سے بھی زیادہ ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹے اعداد و شمار سے مرزائی دنیا کو مرعوب کرنے کی ناکام و ناپاک جسارت کرتے رہتے ہیں اور وہ پوری ڈھٹائی سے جھوٹ بولنا عبادت سمجھتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعہ عربیہ' جامعہ نصر العلوم' مدرسہ اشرف العلوم' مدرسہ نصرت العلوم' جامعہ حقانیہ اور مسجد مہر احمد دین والی سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ بیرونی سرپرستی کے باوجود اہل اسلام نے مرزائیت کے تاروپود بکھیر دیئے اور بدنامی' رسوائی اور شکست مرزائیت کا مقدر بن گئی ہے۔ ان اجتماعات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے بھی خطاب کیا۔

مولانا فقیر اللہ اختر کا تبلیغی دورہ

گوجرانوالہ (رپورٹ: سید احمد حسین زید) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے اضلاع نارووال' سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے مختلف علاقوں کے تبلیغی دورے کئے۔ اس دوران انہوں نے مسجد صدیق اکبرؓ تتلے عالی' عیدگاہ بدورتہ روڈ نوشہرہ ورکاں' جامع مسجد صدیق اکبرؓ ایکس بلاک پیپلز کالونی' جامع مسجد مدنی وائی بلاک پیپلز کالونی' جامع مسجد نور منڈھیالہ وڑائچ' جامع مسجد شاہی ختم نبوت چمن شاہ' جامع مسجد بلالؓ وحدت کالونی' مدینہ مسجد وحدت کالونی' مدنی مسجد وحدت کالونی' مرکزی جامع مسجد رتہ باجوہ' مرکزی جامع مسجد واپڈا ٹاؤن' فضل مسجد فیروز والا

ختم نبوۃ

روڈ' مدنی مسجد سول لائن' جامع مسجد باغ والی شاہین آباد' مدنی مسجد کرجاگھر' مسجد حاجی سلمان والی ڈسکہ' مسلم مسجد اروپ' مسجد عثمانیہ مسلم کالونی ترگڑی' مسجد اتالوی راہوالی' کی مسجد تالونڈی بھنڈراں' مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ' مدرسہ نصر العلوم عالم چوک' جامعہ عربیہ جی ٹی روڈ' جامعہ حقانیہ ڈی سی روڈ' مسجد میر احمد دین والی کھوکھر کی اور مسجد عثمانیہ محمدی ٹاؤن میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا جبکہ نوشہرہ ورکاں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مقامی جماعت کے یک اجلاس میں بھی شرکت کی۔ اس اجلاس کی صدارت میاں محمد یونس ربانی نے کی۔ اجلاس میں عبدالمجید کنول' محمد اکبر مدنی' میاں کفایت اللہ' حاجی محمد عارف سرا' حاجی اعجاز احمد صحرائی' اور میاں احسان اللہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں تنظیمی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے ڈسکہ میں مولانا محمد عارف سے ملاقات کی اور سیالکوٹ ختم نبوت کانفرنس کے حوالے سے ان سے پروگرام طے کیا گیا۔ انہوں نے ترگڑی میں قادیانی ووٹوں کے اخراج کے سلسلہ میں مقامی احباب سے ملاقات کی۔ بعدازاں انہوں نے واپڈا ٹاؤن میں پروفیسر علامہ محمد منیر کھوکھر اور پروفیسر حافظ محمد انور کے ہمراہ ایک اجتماع میں شرکت کی۔

علمائے کرام نوجوان نسل کو قادیانی فتنہ کے کفریہ عقائد سے آگاہ کریں

بھکر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے گزشتہ دنوں میانوالی' کالاباغ اور عیسیٰ خیل کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس دوران مختلف مساجد و مدارس میں ان کا درس اور جمعہ کا بیان ہوا۔ انہوں نے جماعتی احباب سے ملاقات کرکے انہیں قادیانیت کے بڑھتے ہوئے فتنہ سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مدرسہ حیات العلوم کی مسجد میں نماز جمعہ کے اجتماع' بلال مسجد مندہ خیل' مدنی مسجد' ڈاکٹر محبوب قریشی والی مسجد عیسیٰ خیل' نور مسجد ڈسٹرکٹ ہسپتال والی مسجد میانوالی اور دیگر مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ ایک سازش کے تحت پھر سر اٹھانے کی کوشش کررہا ہے' عوام اور علماء کرام کا فریضہ ہے کہ وہ نوجوان نسل کو اس فتنہ کے کفریہ عقائد سے آگاہ کریں' انہوں نے کہا کہ جب تک یہ فتنہ باقی ہے انشاءاللہ ختم نبوت کے پروانے اس کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ مولانا عبدالستار حیدری نے اس سفر کے دوران مولانا عبدالحکیم' مولانا عبدالجلیل نقشبندی' ڈاکٹر محمد عبداللہ' محمد افتخار' ڈاکٹر رانا حفیظ اللہ' قاری عبداللطیف' مولانا فضل الرحمٰن' سید مصباح الزمان شاہ' مولانا عبدالرشید ارشد' مولانا قاری عبداللطیف' مولانا نذیر احمد' ڈاکٹر عالمگیر' مولانا عبدالرحیم اور صاحبزادہ خلیل احمد سمیت متعدد جماعتی احباب و بزرگوں سے ملاقاتیں کرکے قادیانیت کے تعاقب کے لئے آئندہ کالائحہ عمل مرتب کیا۔

خوشخبری

حمد و ثنا اس ذات کے لئے جس نے اپنے لطف و کرم سے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ماہنامہ ''لولاک'' کو اہل ایمان کے لئے انٹرنیٹ پر پیش کرسکے۔ انشاءاللہ! ہر ہفتہ کا تازہ شمارہ اور ہر ماہ کا تازہ شمارہ آپ اسی پتہ پر ملاحظہ فرماسکیں گے۔

اس کے علاوہ اپنی آراء اور سوالات نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر بھیج سکتے ہیں:

http:llwww.weekly khatm-e-nubuwwat.clickhere2.net
http:www.lolaak.clickhere2.net
E-mail:qasimalikhan313@hotmail.com

مفتی محمد شباب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور پاکستان

''میری اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے محل بنایا' پس اس کو پورا کردیا مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی' پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو پورا کردیا۔'' (مسند احمد' صحیح مسلم)

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
PHONE 7745080

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام
بمقام
مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی
چناب نگر
فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی
زیر سرپرستی
خان محمد صاحب
شاہ نفیس الحسینی
سالانہ
رد قادیانیت و عیسائیت کورس
نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ
یکم شعبان
سے شروع ہو رہا ہے
کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے
(حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
061-514122 — 04524/212611

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

بمقام
مسلم کالونی چناب نگر

تاریخ کا اعلان جلد کر دیا جائے گا

سالانہ دو روزہ عظیم الشان
ختم نبوت ﷺ کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ
خان محمد
صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہؓ و اہل بیتؓ
- اتحاد امت

ردّ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ: سالانہ ردّ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز
ملتان — 061/514122
چناب نگر — 04524/212611